

وَرَكْعَاتِهِ أَلْفًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً وَتَبَارَكَ تَعَالَى

الْبَيْتَا (30)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ^① عَنِ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ^② الَّذِي هُمْ
 فِيهِ مُخْتَلِفُونَ^③ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ^④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ^⑤ أَلَمْ
 نَجْعَلِ الْأَرْضَ مَهْدًا^⑥ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا^⑦ وَخَلَقْنَاكُمْ
 أَزْوَاجًا^⑧ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا^⑨ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا^⑩
 وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا^⑪ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا^⑫ وَ
 جَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا^⑬ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً
 ثَجَّاجًا^⑭ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا^⑮ وَجَعَلْنَا أَلْفَاظًا^⑯ إِنْ
 يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا^⑰ يَوْمَ يُفْعَلُ فِي الصُّورِ
 فَمَاتُونَ أَفْوَاجًا^⑱ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا^⑲ وَ
 سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا^⑳ إِنْ جَهَنَّمَ كَانَتْ
 مِرْصَادًا^㉑ لِلطَّغْيِينِ مَا بَا^㉒ لِبِئْسَ لِي فِيهَا أَحْقَابًا^㉓
 لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا^㉔ إِلَّا أَحْصِيمًا وَعَسَاقًا^㉕
 جَزَاءً وَفَاقًا^㉖ إِنَّهُمْ كَانُوا إِلَّا يَرْجُونَ حِسَابًا^㉗

586

سورة النبا کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: قبروں سے اٹھانے پر قادر ہونے کے دلائل کا بیان اور انجام سے ڈرانا۔

تفسیر: ① جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف اپنا رسول ﷺ بھیج دیا تو وہ ایک دوسرے سے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟

② وہ ایک دوسرے سے بڑی خبر کے بارے میں پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ یہ قرآن ہے جو ان کے رسول ﷺ پر نازل ہوا اور جس میں دوبارہ اٹھانے جانے کی خبر دی گئی ہے۔

③ یہ قرآن جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا کہ وہ اسے کس چیز سے موصوف کریں: جادو یا شعر یا کہانت یا پہلوں کی داستانیں۔

④ معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا گمان ہے، قرآن کو جھٹلانے والے یہ لوگ بہت جلد اپنے جھٹلانے کے برے انجام کو جان لیں گے۔

⑤ پھر بہت جلد انھیں اس کا یقین ہو جائے گا۔

⑥ کیا ہم نے زمین کو ان کے لیے فرش نہیں بنایا جو ان کے رہنے سہنے کے لیے ہر طرح سے مناسب ہے؟

⑦ ہم نے اس پر پہاڑوں کو میٹھوں کے قائم مقام کر دیا ہے جو اسے ہلنے اور حرکت کرنے سے روکتے ہیں۔

⑧ اے لوگو! ہم نے تمہیں کئی قسموں میں پیدا کیا: کچھ تم میں مذکر اور کچھ مؤنث ہیں۔

⑨ ہم نے تمہاری نیند مصروفیات ختم کرنے والی بنائی تاکہ تم آرام کرو۔

⑩ اور ہم نے رات تمہیں تاریکی سے ڈھانپنے والی بنائی اس لباس کی طرح جس سے تم اپنا ستر چھپاتے ہو۔

⑪ اور ہم نے دن کمائی اور روزی تلاش کرنے کا عرصہ بنایا۔

⑫ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے جو اپنی بناوٹ میں نہایت مضبوط اور پائدار ہیں۔

⑬ اور ہم نے سورج روشن چراغ بنایا جو شدید گرم اور چمکنے والا ہے۔ ⑭ اور ہم نے بارش برسانے والے بادلوں سے بکثرت بننے والا پانی برسایا۔ ⑮ تاکہ ہم اس کے ذریعے سے کئی طرح کے اناج اور ہزبیاں آگائیں۔ ⑯ اور ہم نے اس کے ساتھ گھنے باغات آگائے جن کے درختوں کی ٹہنیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوئی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی دلیل کے طور پر ان نعمتوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی دوبارہ اٹھانے جانے اور قیامت کا ذکر بھی کر دیا کیونکہ جو ان نعمتوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ فوت ہو جانے والوں کو دوبارہ اٹھانے اور ان کا حساب لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے، چنانچہ فرمایا:

⑰ بلاشبہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کے دن کا وقت مقرر ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ ⑱ جس دن فرشتہ صور میں دوسری مرتبہ پھونکے گا تو اے لوگو! تم گروہ گروہ چلے آؤ گے۔

⑲ آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں کھلے ہوئے دروازوں کی طرح سوراخ ہو جائیں گے۔ ⑳ اور پہاڑ چلنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ بکھرے ہوئے گردوغبار میں تبدیل ہو کر سراب کے مانند ہو جائیں گے۔ ㉑ بلاشبہ جہنم گھات لگائے مجرموں کے انتظار میں ہے۔ ㉒ وہ ظالموں کا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

㉓ وہ لمبا عرصہ اور مدتوں اس میں پڑے رہیں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ ㉔ وہ اس میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بھی نہیں پائیں گے جو ان سے بھرتی آگ کی تپش کم کر سکے اور نہ پینے کی ایسی چیز پائیں گے جس سے انھیں سکون و لذت ملے۔ ㉕ وہ صرف سخت گرم پانی اور دوزخیوں کی بہتی پیپ ہی چکھیں گے۔

㉖ یہ ان کے اس کفر اور گمراہی کی پوری پوری جزا ہوگی جس پر وہ دنیا میں اڑے ہوئے تھے۔ ㉗ بلاشبہ وہ دنیا میں اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے گا کیونکہ وہ دوبارہ اٹھانے جانے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ سو اگر وہ دوبارہ اٹھانے جانے سے ڈرتے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کا مخلوق کو اس قدر پختگی سے پیدا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انھیں دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ ❀ سرکشی آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

وَكَذَّبُوا بِالْآيَاتِنَا كِذَابًا ۖ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۗ

فَذُوْقُوا فَلَئِنْ نَزَّيْدُكُمْ إِلَّا عَذَابًا أَبَدًا ۚ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۗ

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۗ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۗ وَكَأَسَادِهَاقًا ۗ

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَابًا ۗ جَزَاءٌ مِّن رَّبِّكَ عَطَاءٌ

حِسَابًا ۗ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ

لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۗ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ

صَفًّا ۗ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أِذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۗ

ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۗ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءًا ۗ إِنَّنَا

أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۗ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ

وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۗ

سُورَةُ الْبُرُجَاتِ مَكِّيَّةٌ وَعَشْرُونَ آيَاتٌ فِيهَا الْوَعْدُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالزَّرْعِ عَرَقًا ۗ وَالنَّشْطِ نَشْطًا ۗ وَالسَّيِّئَاتِ سَبًّا ۗ

فَالسَّبِّقَاتِ سَبِّقًا ۗ فَالْمَدْبُرَاتِ أَمْرًا ۗ يَوْمَ تَرْجُفُ

الرَّاجِفَةُ ۗ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۗ

587

28 اور انھوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیات کو کھل کر جھٹلایا۔

29 ہم نے ان کے ہر عمل کو محفوظ اور شمار کر رکھا ہے اور وہ ان کے اعمال ناموں میں لکھا ہوا ہے۔ 30 سوائے سرکشو! یہ ہمیشہ کا عذاب چکھو، ہم تمہارا عذاب بڑھاتے ہی رہیں گے۔

31 بلاشبہ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے لوگ کامیابی کی جگہ میں ہوں گے جس میں وہ اپنا مطلوب پانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور وہ جنت ہے۔ 32 جہاں باغات اور انگور ہیں۔

33 اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔ 34 اور شراب کے چھلکتے ہوئے جام ہیں۔ 35 وہ جنت میں بے ہودہ باتیں سنیں گے نہ جھوٹ، اور نہ وہ ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے۔

36 یہ سب کچھ ان کے رب کی عنایت اور عطا ہوگی جو بطور انعام ان کے لیے کافی ہوگی۔ 37 وہ رب جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس سب کا بھی رب ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے، وہ دنیا و آخرت میں مہربان ہے۔ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات میں سے کوئی بھی اس سے بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس وقت جب وہ اسے اجازت دے۔

38 جس دن جبریل اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ وہ کسی کی سفارش کی بات نہیں کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان سفارش کرنے کی اجازت دے اور وہ ٹھیک بات، جیسے کلمہ توحید، زبان سے نکالے۔

39 وہ دن جس کے بارے میں تمہیں بتایا گیا ہے، بلاشک و شبہ ہر صورت میں آنے والا ہے۔ جو اس میں اللہ کے عذاب سے نجات چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک عمل اختیار کر کے اس کے ہاں ٹھکانا بنا لے۔

40 اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن آدمی اپنے وہ اعمال دیکھے گا جو اس نے دنیا میں رہتے ہوئے آگے بھیجے اور کافر عذاب سے چھٹکارا پانے

کی خواہش کرتے ہوئے کہے گا: اے کاش! میں جانوروں کی طرح مٹی ہو جاتا۔ یہ بات وہ اس وقت کرے گا جب جانوروں سے کہا جائے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔

سورۃ النازعات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی یاد دہانی۔

تفسیر: 1 اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو نہایت سختی اور شدت سے کافروں کی روحمیں قبض کرتے ہیں۔

2 اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو ایمان والوں کی روحمیں بڑی سہولت اور آسانی سے قبض کرتے ہیں۔

3 اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو بڑی تیزی سے اللہ کا حکم آسمان سے زمین پر لاتے ہیں۔

4 اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں۔

5 اور اس نے ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو اللہ کے ان فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیتا ہے جیسے بندوں کے اعمال پر مقرر فرشتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری قسمیں اس لیے کھائی ہیں کہ وہ انھیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔ 6 جس دن زمین پہلے نفع (صور پھونکے جانے) پر کانپے گی۔

7 اس کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ 8 کافر اور فاسق لوگوں کے دل اس دن ڈرے ہوئے ہوں گے۔

نوائد: 9 کافروں کا عذاب بڑھایا جائے گا۔ 10 پرہیزگاری جنت میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ 11 قیمت کی ہولناکیوں کو یاد کرنا نیک اعمال پر آمادہ کرتا ہے۔ 12 کافر کی روح

شدت اور سختی سے جبکہ مومن کی روح نرمی اور سہولت سے قبض کی جاتی ہے۔

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةً ۙ يَقُولُونَ ءَأِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۙ
 ءَإِذَا كُنَّا عِظَامًا تَخْرَعُ ۙ قَالُوا اتِّلْكَ إِذَا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۙ
 فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۙ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۙ هَلْ أَتَاكَ
 حَدِيثُ مُوسَى ۙ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۙ
 إِذْ هَبَّ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۙ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ
 تَزْكَى ۙ وَأَهْدِيكَ إِلَى رَبِّكَ فَتَخْشَى ۙ فَآرَاهُ الْآيَةَ
 الْكُبْرَى ۙ فَكَذَّبَ وَعَصَى ۙ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَى ۙ فَحَشَرَ
 فَنَادَى ۙ فَقَالَ أَنَارِكُمْ الْأَعْلَى ۙ فَآخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ
 الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ۙ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَى ۙ ءَأَنْتُمْ
 أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ۙ رَفَعَ سُبُكَهَا فَسَوَّاهَا ۙ وَ
 آغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ۙ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ
 دَحَاهَا ۙ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۙ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ۙ
 مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنعَامِكُمْ ۙ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَى ۙ
 يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَى ۙ وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ
 لِمَن سَرَى ۙ فَأَمَّا مَن طَغَى ۙ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۙ

588

خوب محنت کرنے والا تھا۔

23 اس نے موسیٰ علیہ السلام کو نچا دکھانے کے لیے اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کو اکٹھا کیا اور یوں آواز دی:

24 میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں، لہذا میرے علاوہ تم کسی کی اطاعت کے پابند نہیں۔ 25 پھر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا اور دنیا میں سمندر میں ڈبو کر مارا اور آخرت میں اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کرنے کی سزا دی۔ 26 بلاشبہ جو سزا ہم نے فرعون کو دنیا و آخرت میں دی، یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے لیے نصیحت ہے اور وہی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ 27 اے دوبارہ اٹھانے جانے کو جھٹلانے والو! کیا تمہیں وجود بخشنا اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو وجود میں لانا جو اس نے بنایا ہے؟

28 اس نے اس کو اوپر کی جانب اونچا کیا اور اسے اس طرح ہموار کیا کہ اس میں کوئی کمی، شکاف اور عیب نہ رہنے دیا۔ 29 اور اس کی رات اندھیری کر دی جب اس کا سورج غروب ہو گیا اور جب وہ مشرق سے نکلا تو اس کے نور کو ظاہر کر دیا۔ 30 اور آسمان پیدا کرنے کے بعد زمین کو پھیلا دیا اور اس کے فوائد بھی اس میں رکھ دیے۔ 31 اس سے جاری چشموں کی صورت میں اس کا پانی نکالا اور اس میں ایسا سبزہ لگا یا جسے جانور چرتے ہیں۔ 32 اور پہاڑ زمین پر خوب گاڑ دیے۔ 33 اے لوگو! یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے۔ سو جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ انہیں نئے سرے سے پیدا کرنے سے عاجز نہیں۔ 34 پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا جو اپنی ہولناکی سے ہر چیز اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ 35 جس دن قیامت آئے گی، انسان اپنے کیے ہوئے اچھے یا برے سب کام یاد کرے گا۔ 36 جہنم لائی جائے گی اور ہر دیکھنے والے کے سامنے اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔

37 تو جس نے گمراہی میں حد سے تجاوز کیا ہوگا۔ 38 اور دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی دائمی اور ہمیشہ کی زندگی پر ترجیح دی ہوگی۔

نوائف: دعوت دیتے ہوئے مخاطب سے نرمی برتنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔

9 ذلت کے آثار ان کی آنکھوں سے نمایاں ہوں گے۔

10 اور وہ کہتے تھے: کیا مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندگی ملے گی؟ 11 کیا جھلا جب ہم گلی سڑی کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے تو اس کے بعد ہم لوٹیں گے؟

12 انہوں نے کہا: اگر ہم لوٹے تو یہ لوٹنا نہایت نقصان دہ ہوگا، لوٹنے والا ناکام اور گھٹائے میں ہوگا۔ 13 دوبارہ اٹھانے کا معاملہ نہایت آسان ہے۔ یہ تو بس ایک خوفناک سچ ہوگی اس فرشتے کی طرف سے جو صور پھونکنے پر مقرر ہے۔

14 تب یکایک سب زندہ ہو کر زمین پر آجائیں گے جبکہ اس سے پہلے وہ زمین کے پیٹ میں مردے تھے۔

15 اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی خبر آئی ہے کہ ان کا اپنے رب اور اپنے دشمن فرعون کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ 16 جب ان کے رب نے انہیں (سیناء کی) پاکیزہ وادی طوی میں آواز دی۔

17 اللہ تعالیٰ نے انہیں جو حکم دیا، اس میں یہ بھی تھا: فرعون کی طرف جائیں، بلاشبہ وہ ظلم اور سرکشی میں حد سے بڑھ گیا ہے۔

18 اور اس سے کہیں: اے فرعون! کیا تو چاہتا ہے کہ کفر اور نافرمانیوں سے پاک ہو جائے؟

19 اور میں تیری رہنمائی تیرے اس رب کی طرف کروں جس نے تجھے پیدا کیا اور تیری حفاظت فرمائی تاکہ تو اس سے ڈرے اور اس کی رضا والے کام کرے اور اس کی ناراضی والے کاموں سے بچے؟

20 پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کے سامنے بہت بڑا معجزہ ظاہر فرمایا جو اس بات کی دلیل تھا کہ وہ اس کے رب کی طرف سے رسول ہیں اور وہ تھا ہاتھ اور عصا کا معجزہ۔

21 مگر فرعون نے سرے سے اس معجزے کو جھٹلا دیا اور اس حکم کی نافرمانی کی جو موسیٰ علیہ السلام نے اسے دیا۔

22 پھر اس نے اس دین پر ایمان لانے سے بھی منہ پھیر لیا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی اور حق سے تصادم میں

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۗ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۗ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِمُهَا ۗ فِيمَا أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۗ

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَبُهَا ۗ إِنَّهَا أَنْتَ مُنذِرٌ مِّنْ يُخَشِّئُهَا ۗ كَانَتْ هُمْ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۗ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سُورَةُ عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ وَتَمَّتْ رِوَايَةُ فِي الْبُرُوقِ وَفِي الْبُرُوقِ وَفِي الْبُرُوقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ۖ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ۖ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ

يَزْكِي ۖ أَوْ يَذِّكُرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ۖ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۖ

فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۖ وَمَا عَلَيْكَ أَلَا يَزْكِي ۖ وَأَمَّا مَنْ

جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۖ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۖ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۖ كَلَّا

إِنهَا تَذْكِرَةٌ ۖ فَمِنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ۖ فِي صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ۖ

مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۖ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۖ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۖ

قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ ۖ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۖ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۖ

589

39) تو آگ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی جس کی طرف وہ جائے گا۔
40) اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا
ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کاموں پر مبنی خواہشات نفس
کی پیروی سے خود کو روک رکھا ہوگا تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے
جہاں وہ قیام کرے گا۔

42) اے رسول! یہ دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے لوگ
آپ سے پوچھتے ہیں: قیامت کب واقع ہوگی؟ 43) آپ کو اس
کا علم نہیں کہ آپ انھیں بتائیں اور نہ یہ آپ کی ذمہ داری میں
سے ہے۔ آپ کا کام تو صرف اس کے لیے تیاری ہے۔

44) قیامت کا علم اول و آخر صرف آپ کے رب کے پاس
ہے۔ 45) آپ تو صرف اسے خبردار کرنے والے ہیں جو قیامت
سے ڈرتا ہے کیونکہ وہی آپ کی وارننگ سے فائدہ اٹھائے گا۔

46) جس دن یہ لوگ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے،
اس دن انھیں ایسے معلوم ہوگا کہ وہ دنیا کی زندگی میں صرف ایک
دن کی شام یا صبح ہی ٹھہرے ہیں۔

سورہ عبس کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اپنے رب سے بے پروائی برتنے
والے کافروں کو دوبارہ اٹھانے جانے کے واضح دلائل یاد دلانا۔

تفسیر: 1) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے کے تیور بدلے
اور منہ پھیر لیا۔ 2) اس لیے کہ آپ کے پاس ایک نابینا شخص
عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما حاصل کرنے کے لیے آیا۔ وہ
جب آیا تو رسول اکرم ﷺ مشرکوں کے سرخنوں کے ساتھ جو گفتگو
تھے، اس امید پر کہ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔

3) اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا معلوم کہ شاید یہ نابینا اپنے
گناہوں سے پاک ہو جائے؟ 4) یا آپ کی نصیحتیں سن کر ان
سے سبق حاصل کرے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔

5) وہ شخص جو اپنے اس مال کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے، خود
کو اس پر ایمان لانے سے بے نیاز سمجھتا ہے جو آپ لے کر آئے
ہیں۔ 6) تو آپ اس کی ہدایت کے درپے ہیں اور اس پر پوری

توجہ دیتے ہیں۔ 7) حالانکہ اس کے اللہ کے حضور توبہ کر کے اپنے گناہوں سے پاک نہ ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟

8) اور جو خیر کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرتا آپ کے پاس آیا۔ 9) اور وہ اپنے رب سے ڈرتا بھی ہے۔

10) تو آپ اسے چھوڑ کر مشرکین کے سرخنوں پر توجہ دیتے ہیں۔ 11) یہ ٹھیک نہیں۔ یہ قرآن تو صرف اس کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہے جو توجہ کرے۔

12) سو جس کا جی چاہے کہ وہ اللہ کو یاد کرے تو کر لے اور اس قرآن میں جو کچھ ہے، اس سے نصیحت پکڑے۔ 13) یہ قرآن تو پر عظمت صحیفوں میں فرشتوں کے پاس ہے۔

14) جو بہت اونچے مقام پر رکھے گئے ہیں۔ وہ ایسے پاک صاف ہیں کہ کسی قسم کے میل کچیل اور گندگی کی وہاں تک رسائی نہیں۔

15) یہ ایسے پیغام پہنچانے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ 16) جو اپنے رب کے ہاں نہایت معزز ہیں اور خیر اور اطاعت کے کام بکثرت کرنے والے ہیں۔

17) لعنت ہو کا فر انسان پر، وہ کس قدر اللہ کا ناشکر اور منکر ہے! 18) اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا کہ وہ زمین میں تکبر کرتا اور اسی کا انکار کرتا ہے؟

19) حالانکہ اس نے نہایت حقیر اور معمولی پانی سے اسے پیدا کیا اور اس کی تخلیق کے مختلف مرحلے مقرر کیے۔

20) پھر ان سارے مراحل کے بعد اس کے لیے اس کی ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ آسان کیا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کا خوف اور نفسانی خواہشات کی پیروی سے رکنان اسباب میں سے ہے جو جنت میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ قیامت کا علم ان غیب کی باتوں میں سے ہے جنہیں
اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ سے اظہار ناراضی اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ طالب علم
اور راہنمائی حاصل کرنے والے کو اہمیت دینے کا بیان ہے۔

31) پھر اس نے زندگی میں اس کی جتنی عمر مقرر کی تھی، اس کے بعد اسے موت دی اور اس کی ایک قبر بنائی جس میں وہ دوبارہ اٹھائے جانے تک باقی رہے گا۔

32) پھر جب وہ چاہے گا، حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے اسے اٹھائے گا۔ 33) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ کافر سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے رب کا وہ حق ادا کر دیا ہے جو اس کے ذمے ہے، حالانکہ اس نے وہ فرائض ادا نہیں کیے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ضروری ٹھہرائے۔

34) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے انسان کو چاہیے کہ جو کھانا وہ کھاتا ہے، اسے دیکھے کہ وہ اسے کس طرح ملا؟! 35) پس اس کی اصل اُس زوردار بارش سے ہے جو آسمان سے کثرت سے نازل ہوتی ہے۔

36) پھر ہم نے زمین کو پھاڑا تو وہ نباتات کے ساتھ پھٹ پڑی۔ 37) پھر ہم نے اس میں گندم، مکئی وغیرہ کے دانے اگائے۔ 38) اور ہم نے اس میں انگور اور سرسبز چارہ اگایا تاکہ ان کے جانوروں کی خوراک بنے۔

39) اور ہم نے اس میں زیتون اور کھجور کے درخت اگائے۔ 40) اور ہم نے اس میں بہت زیادہ درختوں والے باغات اگائے۔ 41) اور ہم نے اس میں پھل اگائے اور وہ کچھ اگایا جو تمہارے چوپائے جرتے ہیں۔

42) تمہارے فائدے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لیے۔ 43) پھر جب نہایت سخت چیخ بلند ہوگی جو کانوں کو بہرہ کر دے گی۔ اور یہ دوسری بار صور پھونکنا ہوگا۔

44) جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ 45) اور اپنی ماں اور باپ سے بھاگے گا۔

46) اور اپنی بیوی اور اولاد سے بھاگے گا۔ 47) اس دن پریشانی اور بے چینی کی شدت کی وجہ سے ہر ایک کی ایسی حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پروا بنا دے گی۔

48) نیک سختوں کے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۝ كَلَّا لَمَّا يُفْقَضُ مَا
 أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۝ أَتَاكَ صَبَبْنَا الْمَاءَ
 صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَ
 عِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَوَاكِهَةً
 وَأَبًا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَةُ ۝
 يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ
 وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝
 وَوَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوَجُوهٌ
 يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَئِكَ هُمُ
 الْكٰفِرَةُ الْفَجْرَةُ ۝

الْكٰفِرَةُ الْفَجْرَةُ ۝

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
 اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ
 سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ
 حَشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوْجَتْ ۝

590

39) وہ ان نعمتوں کی بنا پر ہنستے مسکراتے اور خوش و خرم ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کے لیے تیار کی ہیں۔ 40) اور بد سختوں کے چہروں پر اس دن گرد و غبار ہوگا۔

41) ان پر تاریکی چھا رہی ہوگی۔ 42) مذکورہ بالا حال سے دو چار لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے کفر اور گناہوں کو جمع کیا۔

سورة التکویر کی ہے

سورت کے بعض مضامین: دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کائنات کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے ذریعے سے لوگوں کو نصیحت کرنے میں قرآن کا کمال۔

تفسیر: 1) جب سورج کا وجود سمیٹ لیا جائے گا اور اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

2) اور جب ستارے گر جائیں گے اور ان کی چمک ختم کر دی جائے گی۔ 3) اور جب پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیا جائے گا۔

4) اور جب حاملہ اونٹیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی جن کے مالک ان میں بڑی رغبت رکھتے تھے۔

5) اور جب وحشی جانور انسانوں کے ساتھ ایک ہی میدان میں اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ 6) اور جب سمندروں کو جلا یا جائے گا حتیٰ کہ وہ آگ بن جائیں گے۔ 7) اور جب ہر انسان کو اس کے ہم مذہب سے ملا دیا جائے گا، چنانچہ بدکار کو بدکار کے ساتھ اور پرہیزگار کو پرہیزگار کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

نوٹ: قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی شدت کہ ہر شخص کو صرف اپنی پڑی ہوگی، حتیٰ کہ انبیاء (علیہم السلام) بھی کہیں گے: **نَفْسِيْ نَفْسِيْ**۔ قیامت کے دن آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے نیکی یا برائی میں وہ مشابہ ہو۔

وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُيِّدَتْ مَبَايِ دَنْبٍ قَتَلَتْ ۚ وَإِذَا الصُّحُفُ
 نُشِرَتْ ۙ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۙ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِرَتْ ۙ
 وَإِذَا الْجَنَّةُ أُرْفِلَتْ ۙ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرْتَ ۙ فَلَا
 أُقْسِمُ بِالْخَنَسِ ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ وَأَيُّلِ إِذَا عَسَّسَ ۙ
 وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۙ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۙ ذِي
 قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۙ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۙ وَ
 مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۙ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ۙ
 وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۙ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ
 رَّجِيمٍ ۙ فَايُنَّ تَذَهُبُونَ ۙ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۙ
 لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۙ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ
 يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۙ

سورة الانفطار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ وَإِذَا الْبِحَارُ
 فُجِّرَتْ ۙ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۙ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۙ

591

8 جب زندہ دفن کی گئی پچی سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔

9 تجھے جس نے قتل کیا، کس جرم میں قتل کیا؟

10 جب بندوں کے اعمال نامے کھول دیے جائیں گے تاکہ ہر ایک اپنا اعمال نامہ پڑھے۔

11 جس دن آسمان کی اوپری تہ اس طرح اتاری جائے گی جیسے بکری کی کھال اتاری جاتی ہے۔ اور جب دوزخ کی آگ بھڑکانی جائے گی۔ اور جب جنت پر ہیزگاروں کے قریب کی جائے گی۔ جب یہ سب کچھ ہو جائے گا تو ہر انسان جان لے گا جو عمل اس نے اس دن کے لیے آگے بھیجا ہوگا۔

12 اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان ستاروں کی جو رات کے وقت نکلنے سے پہلے چھپے ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنے مداروں میں چلتے رہتے ہیں اور صبح کے طلوع ہونے پر منظر سے غائب ہو جاتے ہیں، جیسے ہرن اپنی پناہ گاہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

13 اللہ تعالیٰ نے رات کے ابتدائی حصے کی قسم کھائی جب وہ شروع ہو اور آخری حصے کی جب وہ جانے لگے۔ اور صبح کی قسم کھائی جب اس کی روشنی چھوٹے۔ بلاشبہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن یقیناً اللہ کا کلام ہے جو ایک امانت دار فرشتے جبریل علیہ السلام نے پہنچایا، جسے اللہ نے اس پر امین بنایا ہے۔ جو نہایت قوت والا، عرش کے پاک رب کے نزدیک عظیم شان والا ہے۔

14 آسمان والے جس کی اطاعت کرتے ہیں۔ جو وحی وہ پہنچاتا ہے، اس پر امین ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں اور جن کی عقل و دانش اور امانت و صداقت تم خوب جانتے ہو، وہ دیوانے نہیں جیسا کہ تم بہتان لگاتے ہوئے دعویٰ کرتے ہو۔ یقیناً تمہارے ساتھی (محمد رسول اللہ ﷺ) نے جبریل علیہ السلام کو آسمان کے کھلے کنارے پر ان کی اصل شکل میں دیکھا۔

15 تمہارے ساتھی تمہارے بارے میں بخیل نہیں کہ تمہیں وہ چیز پہنچانے میں بخیل کریں جس کے پہنچانے کا ان کو حکم ملا اور نہ وہ

کا بنوں، یعنی غیب کی خبریں بتانے والوں کی طرح اس کی کوئی اجرت لیتے ہیں۔ اور یہ قرآن اللہ کی رحمت سے دھکے مارے ہوئے شیطان کا کلام ہرگز نہیں۔

16 ان دلائل کے بعد اس کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کرنے کے لیے تم کس راہ پر چلو گے؟ قرآن تو جنوں اور انسانوں کے لیے سراسر یاد دہانی اور نصیحت ہے۔

17 اس کے لیے جو تم میں سے حق کی راہ پر قائم رہنا چاہے۔ اور تم راہ حق میں ثابت قدمی وغیرہ نہیں چاہ سکتے مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ یہ چاہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

سورة الانفطار کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو دھوکہ کھانے اور قیامت کا دن بھول جانے سے خبردار کرنا۔

تفسیر: 1 جب فرشتوں کے اترنے کے لیے آسمان پھٹ جائے گا۔

2 اور جب ستارے جھڑک کر بکھر جائیں گے۔

3 اور جب سمندروں کو ایک دوسرے پر کھول دیا جائے گا اور وہ (برا عظموں کی درمیانی رکاوٹیں دور ہونے سے) آپس میں پوری طرح مل جائیں گے۔

4 اور جب قبروں میں موجود مردوں کو دوبارہ اٹھانے کے لیے قبروں کی مٹی کو الٹ دیا جائے گا۔

5 اس وقت ہر انسان جان لے گا کہ اس نے کیا عمل آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا جس پر عمل نہیں کیا۔

نوٹ: جب زندہ دفن کی گئی پچی سے پوچھا جائے گا تو زندہ دفن کرنے والے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اور یہ اس منظر کی ہولناکی کی دلیل ہے۔ بندے کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

۶ اے اپنے رب کے منکر انسان! تیرے رب نے جب اپنی طرف سے مہربانی کرتے ہوئے تجھے مہلت دی اور تجھے سزا دینے میں جلدی نہیں کی تو تو اپنے رب کے حکم کی مخالفت کس بنیاد پر کرتا ہے؟

۷ وہ جس نے تجھے عدم سے وجود بخشا اور تجھے برابر اور مناسب اعضاء والا بنایا۔

۸ اس نے جس صورت میں تجھے پیدا کرنا چاہا، پیدا کیا۔ یقیناً اس نے تجھ پر انعام کیا کہ تجھے گدھے کی صورت میں پیدا نہیں کیا اور نہ تجھے بندر اور کتے وغیرہ کی شکل میں بنایا۔

۹ اے دھوکا کھانے والو! معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے بلکہ تم جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو اور اس کے لیے اچھے عمل نہیں کرتے۔ ۱۰ بلاشبہ تم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال محفوظ کرتے ہیں۔

۱۱ جو اللہ کے ہاں بڑے معزز، لکھنے والے ہیں، وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں۔ ۱۲ جو بھی کام تم کرتے ہو، وہ اسے جانتے ہیں اور پھر اسے لکھ لیتے ہیں۔

۱۳ بلاشبہ کثرت سے بھلائی اور اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن یقیناً ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۴ اور بلاشبہ برائیوں والے یقیناً ایسی آگ میں ہوں گے جو ان پر بھڑک رہی ہوگی۔ ۱۵ وہ جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش جھیلیں گے۔

۱۶ وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ۱۷ اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ بدلے کا دن کیا ہے؟

۱۸ پھر آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ ۱۹ جس دن کوئی کسی کو فائدہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہوگا اور اس دن ہر طرح کا معاملہ صرف اکیلے اللہ کے پاس ہوگا۔ کسی دوسرے کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ اللہ جیسے چاہے گا تصرف کرے گا۔

سورۃ الْمُطَفِّفِينَ کی ہے

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۖ الَّذِي خَلَقَكَ

فَسَوِّدَكَ فَعَدَاكَ ۖ فِي آيِ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَبُّكَ ۗ كَلَّا بَلْ

تُكَدِّبُونَ بِالذِّينِ ۗ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۙ

يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۗ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۗ وَإِنَّ

الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۗ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۗ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۗ وَمَا آدُرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۗ ثُمَّ مَا

آدُرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۗ يَوْمَ لَا تَنفِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ

شَيْئًا ۗ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۗ

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ هُوَ قُرْآنٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۗ ۱ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۙ

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۗ ۲ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ

مَبْعُوثُونَ ۗ ۳ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۗ ۴ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعَلَمِينَ ۗ ۵ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سَجِينٍ ۗ ۶ وَمَا آدُرَاكَ

مَا سَجِينٌ ۗ ۷ كِتَابٌ مُّرْفُومٌ ۗ ۸ وَيْلٌ لِّيَوْمِئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۗ ۹

592

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والے ظالموں کو قیامت کے دن سے ڈرانا اور ایمان والوں کو اس کے ذریعے سے بشارت دینا۔

تفسیر: ۱) ہلاکت اور نقصان ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔

۲) یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسروں سے ناپ کر لیتے ہیں تو اپنا حق بغیر کسی کمی کے پورا پورا وصول کرتے ہیں۔

۳) اور جب لوگوں کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت اہل مدینہ کا یہی حال تھا۔

۴) جو لوگ یہ برا کام کرتے ہیں، کیا وہ یقین نہیں رکھتے کہ وہ اللہ کی طرف اٹھائے جائیں گے؟

۵) حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ایک عظیم دن میں کیونکہ اس میں مشکلات اور ہولناکیاں ہیں۔

۶) جس دن لوگ حساب دینے کے لیے تمام مخلوقات کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ۷) معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے کہ موت کے بعد نہیں اٹھایا جائے گا۔ بلاشبہ کافر اور

منافق بدکاروں کے اعمال نامے یقیناً زمین کے سب سے نچلے حصے، یعنی سجین میں ہلاکت و نقصان سے دوچار ہیں۔ ۸) اور اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ سجین کیا ہے؟

۹) بلاشبہ ان کے اعمال نامے لکھے ہوئے ہیں جوٹھیں گے نہ ان میں کمی بیشی ہوگی۔

۱۰) ہلاکت اور ناکامی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

نوٹ: ایسے غرور اور فریب سے ڈرایا گیا ہے جو حق کی پیروی میں رکاوٹ ہو۔ مال جمع کرنے کی حرص اور لالچ تاجروں کے بڑے اخلاق میں سے ہے اور اس سے صرف وہ محفوظ رہ

سکتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو۔ قیامت کی ہولناکیوں کو یاد رکھنا نافرمانیوں کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

الَّذِينَ يَكْذِبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا كَلٌّ
مُعْتَدٍ آثِيمٍ ۝ إِذْ اتَّكَلْنَا عَلَيْهِ ائْتِنَا قَالَ أَسَاطِيرُ
الْأُولَئِينَ ۝ كَلَّا بَلْ سَكَّتْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ
لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ ۝
كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝
كِتَابٌ مَرْفُوعٌ لَا يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي
نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
نَضْرَةً النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتومٍ ۝ خِمْةٌ
مُسْكٌ ۝ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَفِسُونَ ۝ وَ
مَزَاجُهُمْ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝
إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝
وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَى
أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ
هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 593

۱۱ جو جزا کے اس دن کو جھٹلاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان اعمال کی جزا دے گا جو انھوں نے دنیا میں کیے۔
۱۲ اور اس دن کو نہیں جھٹلاتا مگر وہی جو اللہ کی حدوں سے بڑھنے والا اور بہت زیادہ گناہ کرتا ہو۔

۱۳ ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی ہماری آیتیں جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ پہلی امتوں کے قصے کہانیاں ہیں اور اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔

۱۴ معاملہ اس طرح نہیں جیسے یہ جھٹلانے والے سمجھتے ہیں بلکہ ان کی عقول پر پردہ پڑ گیا ہے اور ان پر وہ گناہ غالب آگئے ہیں جو وہ کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے دلوں سے حق نہیں دیکھ سکتے۔

۱۵ سچی بات ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔

۱۶ پھر وہ ضرور آگ میں داخل ہوں گے اور اس کی تپش برداشت کریں گے۔ پھر قیامت کے دن انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم بھگت رہے ہو، وہی ہے جسے تم دنیا میں اس وقت جھٹلاتے تھے جب تمہارے رسول تمہیں اس کی خبر دیتے تھے۔

۱۷ معاملہ اس طرح نہیں جیسے تم نے سوچ رکھا ہے کہ کوئی حساب کتاب اور جزا سزا نہیں ہے۔ یقیناً اطاعت والوں کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے۔ اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ علیین کیا ہے؟ بلاشبہ ان کا اعمال نامہ لکھا ہوا ہے جو منے گا نہیں، اور ناس میں کمی بیشی ہوگی۔

۱۸ اس اعمال نامے کے پاس ہر آسمان کے مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ بلاشبہ کثرت سے اطاعت کے کام کرنے والے قیامت کے دن ہمیشہ کی نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۹ سچے سچائے تختوں پر بیٹھے اپنے رب کو اور اپنے دلوں کو بھانے اور خوش کرنے والی ہر چیز دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۰ جب آپ انھیں دیکھیں گے تو آپ خوشی اور خوبصورتی کی صورت میں نعمتوں کے اثرات ان کے چہروں پر دیکھیں گے۔

۲۱ ان کے نوکر چاکر انھیں ایسی خالص شراب پلائیں گے جس کے برتنوں پر مہر لگی ہوگی۔

۲۲ اس سے کستوری کی خوشبو دور تک پھیل رہی ہوگی۔ اس باعزت جزا کے حصول کے لیے مقابلہ کرنے والوں کو ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے والے عمل کیے جائیں اور اسے ناراض کرنے والے عمل چھوڑ دیے جائیں۔

۲۳ اس مہر لگی ہوئی شراب میں تسنیم کے چشمے کی ملاوٹ ہوگی۔

۲۴ یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب لوگ خالص اور صاف شفاف مشروب پیئیں گے اور باقی تمام اہل ایمان اس میں سے دیگر مشروبات کی ملاوٹ کے ساتھ پیئیں گے۔

۲۵ بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کر کے جرم کیا، وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہوئے ان پر ہنستے تھے۔

۲۶ جب وہ ایمان والوں کے پاس سے گزرتے تو ان کا ٹھٹھا اڑاتے ہوئے اور حقارت کے ساتھ آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارے کرتے تھے۔

۲۷ اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو اپنے کفر اور ایمان والوں کا مذاق اڑانے پر خوش ہو کر لوٹتے۔

۲۸ اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بلاشبہ یہ لوگ یقیناً راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔

۲۹ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے اعمال کا نگران بنا کر تو نہیں بھیجا کہ وہ یہ بات کہتے۔

نوٹ: دلوں پر گناہوں کے نہایت خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔ کافر قیامت کے دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ دین والوں سے ٹھٹھا مذاق کافروں کی بری عادات میں سے ایک عادت ہے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٦﴾ عَلَى
الْأَرَآئِكِ لَا يَنْظُرُونَ ۗ هَلْ تُؤِثُّبُ الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٧﴾

سُورَةُ الْاِشْقَاقِ مَكِّيَّةٌ مِنْ مَكِّيَّةٍ وَآيَةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۙ وَاذِنْتَ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۙ وَاِذَا
الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاذِنْتَ
لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۙ يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلَى رَبِّكَ
كَدًا حَافِلِقِيهِ ۙ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِيْنِهٖ ۙ
فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ وَيُنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ۙ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ وَّرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَيَصْلٰى سَعِيْرًا ۙ اِنَّهٗ كَانَ فِىْ اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ۙ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَهٗ ۙ بَلٰى اِنَّ رَبَّهٗ
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۙ فَلَا اُقْسِمُ بِالسَّفٰقِ ۙ وَاللَّيْلِ وَمَا
وَسَقٰ ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقٰ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبِقٍ ۙ فَمَا
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٣٦﴾

معانی 17 - عند البیتاخرین 12 - السجدة 13

﴿34﴾ سو قیامت کے دن اللہ پر ایمان لانے والے کافروں پر
نہیں گے جیسے دنیا میں کافران پر ہنستے تھے۔
﴿35﴾ سچے سچے تختوں پر بیٹھے ان ہمیشہ کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں
گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہیں۔
﴿36﴾ یقیناً کافروں نے جو عمل دنیا میں کیے، ان کا بدلہ انہوں نے
ذلیل کرنے والے عذاب کی شکل میں پالیا۔
سورۃ الاشقاق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو اپنے رب کی طرف رجوع
کرنے کی نصیحت کرنا اور اس کی کمزوری اور اس کے حالات کی
تبدیلی کا بیان۔

تفسیر: ﴿1﴾ جب آسمان پھٹ جائے گا تاکہ فرشتے اس سے
نازل ہوں۔

﴿2﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گا اور اطاعت
کرے گا اور یہی اس کے لائق ہے۔

﴿3﴾ اور جب اللہ تعالیٰ زمین اس طرح پھیلا دے گا جس طرح
چبڑا پھیلا یا جاتا ہے۔

﴿4﴾ اور وہ اپنے اندر موجود خزانے اور مردے باہر نکال دے گی
اور ان سے خالی ہو جائے گی۔

﴿5﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم پوری توجہ سے سنے گی اور مانے گی
اور یہی اس کے لائق ہے۔

﴿6﴾ اے انسان! بلاشبہ تو اچھے یا برے اعمال کر رہا ہے اور
بالآخر قیامت کے دن ان سے ملاقات کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ
تجھے ان کی جزا دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اجمالاً انسان کے اعمال
کا ذکر کیا تو عمل کرنے والوں کے قیامت کے دن تفصیلی حالات کا
ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

﴿7﴾ سو وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

﴿8﴾ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لے گا، اس طرح کہ
اس کے عمل اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے مگر ان پر پکڑ نہیں
ہوگی۔

﴿9﴾ اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹے گا۔

﴿10﴾ اور جسے اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

﴿11﴾ وہ عنقریب خود ہی اپنے لیے تباہی کو پکارے گا۔

﴿12﴾ اور نہنم کی آگ میں داخل ہو کر اس کی گرمی جھیلے گا۔

﴿13﴾ بلاشبہ وہ دنیا میں اپنے کفر اور گناہوں پر ہونے کی وجہ سے اپنے گھر والوں میں بڑا خوش تھا۔ ﴿14﴾ اس کا خیال تھا کہ اپنی موت کے بعد وہ دوبارہ ہرگز زندہ نہ ہوگا۔

﴿15﴾ کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ ضرور اسے دوبارہ زندگی دے گا جیسے اس نے اسے پہلی بار پیدا کیا۔ بلاشبہ اس کا رب اس کا حال خوب دیکھ رہا تھا۔ اس سے اس کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ضرور اسے
اس کے عمل کی جزا دے گا۔ ﴿16﴾ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اس سرنہی کی جو سورج غروب ہونے کے بعد باقی رہتی ہے۔

﴿17﴾ اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں جمع ہوں۔ ﴿18﴾ اور چاند کی قسم جب وہ اکٹھا اور مکمل ہو جائے اور بدر (چودھویں کا چاند) بن جائے!

﴿19﴾ اے لوگو! تم یقیناً ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتے ہو، نطفے سے لوتھڑا، پھر گوشت کا ٹکڑا، اسی طرح پہلے زندگی، پھر موت اور اس کے بعد دوبارہ اٹھنا۔

﴿20﴾ پھر ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں نہ آخرت کے دن پر؟ ﴿21﴾ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے تو اپنے رب کے حضور سجدہ بھی نہیں کرتے؟

نوٹ: ﴿22﴾ آسمان اور زمین اپنے رب کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ ﴿23﴾ ہر انسان کوشش کر رہا ہے، خواہ اس کی کوشش اچھائی کے لیے ہو یا برائی کے لیے۔ ﴿24﴾ قیامت کے دن اعمال نامہ دائیں
ہاتھ میں ملنا نیک نعتی کی علامت ہوگی اور بائیں ہاتھ میں ملنا بد نصیبی اور بد نعتی کی علامت ہوگی۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٣٣﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٣٤﴾

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٣٦﴾

سُورَةُ الْبُرُوجِ وَفِيهَا ثَلَاثُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ

وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾ قِتْلَ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ

الْوُقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٨﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ﴿١١﴾ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١٢﴾ إِنَّ

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٣﴾ إِنَّهُ هُوَ يَدِيءُ وَيُعِيدُ ﴿١٤﴾

﴿22﴾ بلکہ جنھوں نے کفر کیا، وہ اسے جھٹلاتے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے۔

﴿23﴾ اللہ ان کے سینوں کی چھپی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔ اس سے ان کے عمل کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

﴿24﴾ سو اے رسول (ﷺ)! انھیں اس دردناک عذاب کی خبر دے دیں جو ان کا منتظر ہے۔

﴿25﴾ مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے جنت کی صورت میں نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

سورة البروج مکی ہے

سورت کے بعض مضامین: اللہ تعالیٰ کی قوت اور مکمل کنٹرول کا بیان، نیز یہ کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد کرتا اور اپنے دشمنوں کی پکڑ کرتا ہے۔

تفسیر: ﴿1﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی جو سورج اور چاند وغیرہ کی منازل پر مشتمل ہے۔

﴿2﴾ اور قیامت کے دن کی قسم کھائی جس میں اس نے تمام مخلوقات کو جحد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

﴿3﴾ اور ہر گواہی دینے والے کی قسم کھائی، جیسے نبی اپنی امت کے متعلق گواہی دیں گے۔ اور ہر گواہی دیے جانے والے کی قسم کھائی جیسے امت کے بارے میں اس نے نبی گواہی دیں گے۔

﴿4﴾ ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے زمین میں بہت بڑی خندق کھودی۔

﴿5﴾ اور اس میں آگ جلائی اور ایمان والوں کو زندہ اس میں پھینک دیا۔

﴿6﴾ جبکہ وہ خود آگ سے بھری اس خندق کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

﴿7﴾ اور وہ مومنوں کو جو عذاب اور سزا دے رہے تھے، وہاں موجود ہونے کی وجہ سے سب دیکھ رہے تھے۔

﴿8﴾ ان کافروں نے ایمان والوں پر اس کے سوا کوئی الزام نہ لگایا کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو سب پر غالب ہے، جس پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا اور جو ہر چیز میں قابل تعریف ہے۔

﴿9﴾ وہ جس اکیلے کے لیے آسمان وزمین کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز سے آگاہ ہے، اُس سے اپنے بندوں کا کوئی معاملہ چھپا ہوا نہیں۔

﴿10﴾ بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو اکیلے اللہ پر ایمان لانے سے پھیرنے کے لیے آگ کا عذاب دیا، پھر اللہ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تو ان کے لیے قیامت کے دن جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے اس آگ کا عذاب ہے جو انھیں جلا کر رکھ دے گی۔ یہ بدلہ ہے ان کے اس سلوک کا جو انھوں نے ایمان والوں کے ساتھ انھیں آگ میں جلا کر کیا۔

﴿11﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہ جزا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کی ہے، یہ وہ عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

﴿12﴾ اے رسول! بلاشبہ ظالم کے لیے آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے، خواہ وہ کچھ وقت کے لیے اسے ڈھیل ہی دے۔

﴿13﴾ بلاشبہ وہی پہلی مرتبہ پیدا کرنے اور عذاب دینے والا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور عذاب دے گا۔

نوائے: مومن پر آزمائش اس کے ایمان کے حساب سے آتی ہے۔

✽ ایمان کی سلامتی کو جسم کی سلامتی پر ترجیح دینا قیامت کے دن کامیابی کی ایک علامت ہے۔

✽ سچی توبہ جس میں تمام شرانگہ پائی جائیں، سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۙ فَعَالٌ لَّمَّا

يُرِيدُ ۙ هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۙ فِرْعَوْنَ وَشَمُودَ ۙ ط

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۙ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۙ ع

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۙ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۙ ع

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ مَبْتُوعَةٌ آيَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۙ ط

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۙ ط

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۙ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۙ ط

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۙ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ

لَقَادِرٌ ۙ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۙ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا

نَاصِرٍ ۙ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْأَرْضِ ذَاتِ

الْصَّدْعِ ۙ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۙ إِنَّهُمْ

يَكِيدُونَ كَيْدًا ۙ وَآكِيدُ كَيْدًا ۙ فَمَهْلِكُ الْكَافِرِينَ

أَمَّهُمْ رُودِيًا ۙ ع

14 اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے پرہیزگار دوستوں سے محبت کرتا ہے۔ عرش کا مالک، نہایت عظمت و کرم والا ہے۔

15 جو چاہے کر گزرنے والا ہے۔ جس کے چاہے گناہ معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے، اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ اے رسول! کیا آپ کے پاس ان لشکروں کی خبر آئی ہے جو حق سے ٹکرانے اور اس سے لوگوں کو روکنے کے لیے اکٹھے ہوئے؟ فرعون اور صالح علیہما السلام کی قوم ثمود کی خبر۔

16 ان کے ایمان لانے میں یہ رکاوٹ نہیں تھی کہ ان کے پاس جھٹلانے والی قوموں اور ان کی ہلاکت کی خبریں پہنچی تھیں بلکہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اسے جھٹلاتے رہے جو ان کے رسول ان کے پاس لائے تھے۔

17 اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے اور انھیں شمار کرنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے نہیں چھوٹی اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔ اور قرآن شعر اور ہم قافیہ کلام نہیں، جس طرح یہ جھٹلانے والے کہتے ہیں، بلکہ یہ بڑی شان و عزت والا قرآن ہے۔

18 جو ہر قسم کی تبدیلی، تحریف اور کمی و زیادتی سے پاک لوح محفوظ میں ہے۔

سورة الطارق کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: انسان کی تخلیق اور اسے دوبارہ پیدا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے احاطہ کرنے کا بیان۔ **تفسیر:** 1 اللہ تعالیٰ نے آسمان کی قسم کھائی اور اس ستارے کی قسم کھائی جو رات کے وقت طلوع ہوتا ہے۔

2 اے رسول! آپ کو کیا خبر کہ رات کے وقت نکلنے والے اس عظیم ستارے کا معاملہ کیا ہے؟ 3 وہ ایسا ستارہ ہے جو اپنی تیز روشنی سے آسمان کو روشن کرتا ہے۔

4 کوئی بھی انسان مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے اعمال محفوظ کرنے کے لیے ایک فرشتہ اس کے ساتھ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ

قیامت کے دن اس کا حساب لے۔

5 چنانچہ انسان کو غور و فکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا تاکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت اور انسان کی بے بسی واضح ہو جائے۔

6 اللہ تعالیٰ نے اسے اچھلتے پانی سے پیدا کیا جو رحم میں ٹپکا جاتا ہے۔ 7 یہ پانی مرد کی ریڑھ کی ہڈی اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

8 بلاشبہ وہ پاک ذات جب اسے اس حقیر پانی سے پیدا کرنے پر قادر ہے تو اس کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اسے زندہ کر کے دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتی ہے۔ 9 جس دن پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال ہوگی اور دلوں میں چھپی نیتوں اور عقائد و نظریات وغیرہ کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اچھا اور برا الگ الگ ہو جائے گا۔

10 اس دن انسان میں اللہ کے عذاب سے بچنے کی کوئی قوت ہوگی نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ 11 اللہ تعالیٰ نے بارش والے آسمان کی قسم کھائی کیونکہ وہ اسی جانب سے بار بار اترتی ہے۔

12 اور اس زمین کی قسم کھائی جو پھٹی ہے تو مختلف نباتات، پھل اور درخت اُگ آتے ہیں۔ 13 بلاشبہ یہ قرآن جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا، یقیناً یہ ایسا قول ہے جو حق و باطل اور سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ 14 اور یہ کھیل تماشا اور باطل نہیں بلکہ سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی ہے۔ 15 بلاشبہ جو لوگ ان تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں جو ان کے رسول ان کے پاس لائے، وہ ان کی دعوت کو رد کرنے اور بے اثر کرنے کے لیے بہت سازشیں کرتے ہیں۔ 16 اور میں بھی دین کو غالب کرنے، باطل کو مٹانے اور بے اثر کرنے کی مضبوط تدبیر کرتا ہوں۔

17 لہذا اے رسول ﷺ! آپ ان کافروں کو بس تھوڑی سی ڈھیل دیں اور ان کے لیے عذاب اور ہلاکت کی جلدی نہ کریں۔

نوائد: فرشتے انسان کی اور اس کے اچھے برے اعمال کی حفاظت و نگرانی کرتے ہیں تاکہ اس کا ان پر محاسبہ ہو۔

کافروں کی چالیں اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے مقابلے میں نہایت کمزور ہیں۔

سورت کے بعض مضامد: دلوں کو آخرت کی زندگی کی یاد دلانا اور انھیں دنیاوی محبتوں سے چھٹکارا دلانا۔

تفسیر: ① جب آپ مخلوق سے بلند و برتر اپنے رب کا ذکر کریں اور اس کی تعظیم بجلائیں تو اس کے نام کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں۔ ② جس نے انسان کو صحیح سالم پیدا کیا اور اس کا قد کاٹھ برابر کیا۔ ③ جس نے تمام مخلوقات کی جنسوں، قسموں اور صفات کا اندازہ مقرر کیا اور مخلوق کی اس چیز کی طرف راہنمائی فرمائی جو اس کے مناسب اور موافق ہے۔ ④ جس نے تمہارے جانوروں کے چرنے کے لیے زمین سے چارا نکالا۔ ⑤ پھر اس کو سیاہی مائل خشک کوڑا بنا دیا جبکہ وہ سرسبز و شاداب اور تازہ تھا۔ ⑥ اے رسول! ہم ضرور آپ کو قرآن پڑھائیں گے اور اسے آپ کے سینے میں اس طرح جمع کریں گے کہ آپ کبھی نہیں بھولیں گے، لہذا آپ اسے بھولنے کے خیال سے جبریل علیہ السلام کے ساتھ جلدی جلدی نہ پڑھیں جیسا کہ آپ پہلے کیا کرتے تھے۔ ⑦ ہاں اللہ تعالیٰ جو کچھ اپنی کسی حکمت کے تحت آپ کو بھلانا چاہے، وہ آپ بھول جائیں گے، بلاشبہ وہ پاک رب جانتا ہے جو ظاہر کیا جائے اور جو چھپایا جائے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ ⑧ اور ہم آپ کے لیے جنت میں داخل کرنے والے ان اعمال کی ادائیگی آسان کر دیں گے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔ ⑨ لہذا جو قرآن ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس کے ساتھ لوگوں کو وعظ کریں اور انھیں نصیحت کریں جب تک نصیحت سنی جائے۔ ⑩ یقیناً اللہ سے ڈرنے والا آپ کی نصیحتوں سے سبق حاصل کرے گا کیونکہ وہی وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

⑪ اور کافر اس نصیحت سے دور بھاگتا اور نفرت کرتا ہے کیونکہ آخرت میں آگ میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بد بخت ہوگا۔ ⑫ جو آخرت کی بڑی آگ (دوزخ) میں جائے گا جس کی وہ گرمی برداشت کرے گا اور اسے ہمیشہ

سُورَةُ الْاَعْلٰی مَلِكٌ مِّنْ عَشْرَةِ اَيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ۙ الَّذِیْ خَلَقَ قَسْوٰی ۙ وَالَّذِیْ قَدَّرَ

قَهْدٰی ۙ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۙ فَجَعَلَهُ غُثًا اَحْوٰی ۙ ۝

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی ۙ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۙ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

یَخْفٰی ۙ وَنُبٰیْرُكَ لِلْبِیْرٰی ۙ قَدْ كَرَّمْنَا نَفْعَتِ الدِّكْرِ ۙ سِیْدُكَ ۙ

مَنْ یُّحْسِنِ ۙ وَیَتَجَبَّهٗا الْاَسْفٰی ۙ الَّذِیْ یُصَلِّی النَّارَ الْكُبْرٰی ۙ ۝

ثُمَّ لَا یَسْمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحِیٰی ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكٰی ۙ وَذَكَرَ اسْمَ

رَبِّهٖ فَصَلٰی ۙ بَلْ تُؤَثِّرُوْنَ الْحِیوةَ الدُّنْیَا ۙ وَالْاٰخِرَةَ خَیْرًا ۙ ۝

اَبْنٰی ۙ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوسٰی ۙ ۝

سُورَةُ الْاَعْلٰی مَلِكٌ مِّنْ عَشْرَةِ اَيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۙ وَجُوْهُ یَوْمَیْدٍ خَاشِعَةٍ ۙ عَامِلَةٌ

نَّاصِبَةٌ ۙ لَا تَصَلِّی نَارًا حَاطِمَةً ۙ تَسْتَفِیْ مِنْ عَیْنِ الْاِنْبِیَةِ ۙ لَیْسَ

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ صَرِیْعٍ ۙ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُعْنِیْ مِنْ جُوعٍ ۙ ۝

597

جھیلے گا۔ ⑬ پھر وہ ہمیشہ آگ میں رہے گا۔ نہ مرے گا کہ جو عذاب جھیل رہا ہے، اس سے راحت پا جائے اور نہ عزت و سکون کی زندگی جیے گا۔ ⑭ یقیناً اپنا مطلوب حاصل کرنے میں وہ شخص کامیاب ہو جو شرک اور گناہ سے پاک رہا۔ ⑮ اور اس نے ذکر کے شرعی طریقوں کے ساتھ اپنے رب کو یاد کیا اور نماز اس کے مطلوبہ طریقے سے ادا کی۔ ⑯ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو اور اسے آخرت سے بہتر جانتے ہو، حالانکہ ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ ⑰ یقیناً آخرت دنیا اور اس کے ساز و سامان اور لذتوں سے بہت بہتر، افضل اور ہمیشہ رہنے والی ہے کیونکہ اس میں جو نعمتیں ہیں، وہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ ⑱ بلاشبہ یہ احکام اور خبریں جو ہم نے تمہیں بتائی ہیں، یقیناً قرآن سے پہلے نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی تھیں۔ ⑲ یہ وہ صحیفے ہیں جو ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل کیے گئے۔

سورۃ الغاشیہ کی ہے

سورت کے بعض مضامد: آخرت اور اس میں موجود ثواب اور عذاب کی یاد دہانی اور قدرت الہی کے دلائل میں غور و فکر۔

تفسیر: ① اے رسول! کیا آپ کے پاس قیامت کی خبر پہنچی ہے جو اپنی ہولناکیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لے گی۔ ② چنانچہ لوگ قیامت کے دن بد بخت ہوں گے یا نیک بخت، سو بد بختوں کے چہرے اس دن ذلیل اور اتارے ہوئے ہوں گے۔ ③ بیڑیوں کو اٹھانے ہوئے جن میں انھیں گھسیٹا جائے گا، اور گلے کے طوق اٹھا اٹھا کر وہ تھکے ماندے ہوں گے۔ ④ یہ چہرے سخت گرم آگ میں داخل ہوں گے جس کی گرمی وہ جھیلیں گے۔ ⑤ انھیں ایسے چشمے سے پلایا جائے گا جس کا پانی سخت گرم ہوگا۔ ⑥ ان کے لیے ایسا کھانا بھی نہیں ہوگا جسے وہ اپنی غذا بنا سکیں، سوائے ”شبرق“ نامی ایک نہایت خبیث اور بدبودار کھانے کے جو ایک کانٹے دار درخت ہے اور وہ سوکھنے پر، زہریلا ہو جاتا ہے۔ ⑦ جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک مٹائے گا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کا ڈر نصیحت پکڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔ ظاہری اور باطنی آلائشوں سے نفس کو پاک کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔

8 اور نیک بختوں کے چہرے اس دن نعمتوں والے، خوش و خرم، تروتازہ اور خوبصورت ہوں گے ان نعمتوں کی وجہ سے جو انھیں ملیں گی۔ 9 ان نیک اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے دنیا میں رضا مندی سے کیے ہوں گے۔ یقیناً وہ اپنے اعمال کا کئی گنا ثواب محفوظ اور ذخیرہ کیا ہوا پائیں گے۔ 10 وہ اس جنت میں ہوں گے جو مقام و مرتبہ میں بلند و بالا ہے۔ 11 وہ جنت میں کوئی فضول اور بے ہودہ بات بھی نہیں سنیں گے کجا کہ کوئی حرام بات سنیں۔ 12 اس جنت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے جنہیں وہ جیسے اور جہاں چاہیں گے، پھیر کر لے جائیں گے۔ 13 اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔ 14 اور پینے کے لیے آبخورے جگہ جگہ تیار رکھے ہوں گے۔ 15 اور وہاں قطار میں بالکل ساتھ ساتھ تکیے لگے ہوں گے۔ 16 اور اس میں جگہ جگہ عمدہ فرش بچھے ہوں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے بدبختوں اور نیک بختوں کے آخرت میں مختلف حالات کا ذکر کیا تو ساتھ ہی کافروں کی توجہ اس پہلو کی طرف دلائی جو ان کی خالق کائنات کی قدرت اور حسن تخلیق کی طرف رہنمائی کرے تاکہ وہ اس سے ایمان کی دلیل پکڑیں اور جنت میں داخل ہو کر نیک بخت بنیں، چنانچہ فرمایا:

17 کیا وہ اونٹوں کی طرف غور و فکر کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے انھیں پیدا کیا اور اولاد آدم کے تابع کر دیا؟ 18 اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ اس نے کیسے اس کو اونچا کیا یہاں تک کہ وہ ان کے اوپر محفوظ چھت بن گیا جو ان پر گرتا بھی نہیں؟ 19 اور وہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ اس نے انھیں کس طرح زمین میں گاڑ دیا اور زمین کو ان کے ساتھ قائم رہنے اور ٹھہرنے والی کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو ساتھ لیے نہ ڈولے؟ 20 اور وہ زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح اسے بچھایا اور لوگوں کی رہائش کے قابل بنایا؟ جب انھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل بننے والی چیزوں پر غور و فکر کرنے کی توجہ دلائی تو ساتھ ہی اپنے رسول ﷺ کو مخاطب کیا اور فرمایا: 21 اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں کو

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ فِي جَنَّةٍ

عَالِيَةٍ ۙ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَغِيَةً ۙ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۙ فِيهَا

سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۙ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۙ وَنَمَارِقُ

مَصْفُوفَةٌ ۙ وَزُرَابِيُّ مَبْتُوثَةٌ ۙ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْآيَاتِ

كَيْفَ خُلِقَتْ ۙ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۙ وَإِلَى الْجِبَالِ

كَيْفَ نُصِبَتْ ۙ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۙ فَذَكَرْنَا

إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۙ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِبَصِيرٍ ۙ الْآمَنُ

تَوَلَّى وَكَفَرَ ۙ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۙ إِنَّ إِلَيْنَا

أِيَابَهُمْ ۙ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۙ

سُورَةُ الْفَجْرِ ۙ وَفِيهَا آيَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالْفَجْرِ ۙ وَكَوَالِ عَشْرِ ۙ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالْأَيْلِ إِذَا

يَسَّرَ ۙ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ۙ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ إِرْمَادًا ۙ الْعِمَادِ ۙ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا

فِي الْبِلَادِ ۙ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ

598

وعظ و نصیحت کریں اور اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ سے بس اسی یاد دہانی اور انھیں نصیحت کرنے کا مطالبہ ہے، اور جہاں تک بات ہے انھیں ایمان کی توفیق دینے کی تو وہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ 22 آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انھیں ایمان لانے پر مجبور کر سکیں۔ 23 لیکن ان میں سے جو ایمان سے پھر گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔ 24 تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑا عذاب دے گا، وہ اس طرح کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ 25 یقیناً موت کے بعد انھیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ 26 پھر بلاشبہ ہم ہی ان کے اعمال کا ان سے حساب لیں گے اور یہ آپ کی نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی ذمہ داری ہے۔

سورة الفجر کی ہے

سورت کے بعض مضامین: سرکشوں کے انجام اور آزمائش کی حکمت کا بیان اور آخرت کی یاد دہانی۔

تفسیر: 1 اللہ سبحانہ نے فجر (پوچھنے) کی قسم کھائی۔ 2 اور ذوالحجہ کی پہلی دس راتوں کی قسم کھائی۔ 3 اور جنت اور طاق اشیاء کی قسم کھائی۔ 4 اور رات کی قسم کھائی جب وہ آئے، جاری رہے اور چلی جائے۔ ان قسموں کا جواب یہ ہے کہ تمہارے اعمال کی جزا تمہیں ضرور ملے گی۔ 5 کیا ان مذکورہ چیزوں کی قسم عقل مند کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں؟ 6 اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہود علیہ السلام کی قوم عادن نے اپنے رسول کو جھٹلایا تو آپ کے رب نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ 7 اپنے دادا ارم کی طرف منسوب قبیلہ عاد جو نہایت طاقتور اور لمبے قد کے لوگ تھے۔ 8 جن کے مانند کوئی قوم اللہ تعالیٰ نے ملکوں میں پیدا نہیں کی۔ 9 اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے ساتھ کیا کیا جنھوں نے پہاڑوں کی چٹانوں کو تراشا اور حجر کے مقام پر ان سے گھر بنائے۔

نوائد: خالق کے وجود اور اس کی عظمت پر مخلوقات سے دلیل پیش کی گئی ہے۔ داعی کی ذمہ داری دعوت دینا ہے، نہ کہ لوگوں کو ہدایت دینا کیونکہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو سال کے باقی دنوں پر بڑی فضیلت حاصل ہے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝
 فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
 عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْأَسْرَادِ ۝ فَاَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا
 ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۝ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝
 وَآمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۝ فَيَقُولُ رَبِّي
 أَهَانَنِ ۝ كَلَّا ۝ بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحْضُونَ
 عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۝ وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثِ أَكْلًا لَمًّا ۝
 وَتَحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا
 دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجَاءَ
 يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ
 الذِّكْرَى ۝ يَقُولُ يَلِيَّتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ
 لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ
 أَحَدٌ ۝ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ
 رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝
 وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

پہچان 599

10 اور کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جس کے پاس یمنیں تھیں جن سے وہ لوگوں کو عذاب دیتا تھا؟! 11 یہ سب لوگ ظلم و جبر میں حد سے بڑھ گئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ملک میں سرکشی کی۔ 12 اور انھوں نے کفر اور گناہوں کو رواج دے کر ان شہروں اور علاقوں میں بہت زیادہ فساد برپا کیا۔ 13 پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے سخت عذاب کا کوڑا برسایا اور زمین سے ان کی جڑیں کاٹ دیں۔ 14 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب لوگوں کے اعمال کی گھات میں ہے اور ان کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ جس نے اچھے عمل کیے، اسے جنت کی صورت میں جزا دے اور جس نے برے عمل کیے، اسے آگ کے ساتھ عذاب دے۔

اور جب پہلی امتیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا، جن پر قوت و طاقت اور شان و شوکت کے ذریعے سے انعام کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ان سے راضی بھی ہے، چنانچہ فرمایا:

15 انسان کا یہ مزاج ہے کہ جب اس کا رب اسے آزمائے اور عزت دے اور اسے مال و اولاد اور مقام و مرتبہ جیسی نعمتیں عطا کرے تو وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اسے اللہ کے ہاں عزت کی وجہ سے ملا ہے اور وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے جو عزت دی ہے، میں اس کے نزدیک اس عزت دینے جانے کا حق دار تھا۔ 16 اور جب اس کا رب اس کا امتحان لے اور اس کے لیے اس کی روزی تنگ کر دے تو وہ خیال کرتا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک بے قیمت اور ذلیل ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ 17 ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ شخص خیال کرتا ہے کہ کسی بندے پر انعامات اللہ کی رضا کی دلیل ہیں اور پکڑا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بندہ اپنے رب کے ہاں بے قیمت ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے تم یتیم پر خرچ نہیں کرتے۔ 18 اور نہ تم ایک دوسرے کو شوق دلاتے ہو کہ وہ

1
30
14

فقیر کو کھلائے جس کو خوراک میسر نہیں۔ 19 اور تم کمزوروں، یعنی عورتوں اور یتیموں کا حق حلال و حرام کی تمیز کے بغیر ہڑپ کر جاتے ہو۔ 20 اور تم مال کو جی بھر کر غریب رکھتے ہو اور اس کے لالچ کی وجہ سے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہتے ہو۔ 21 تمہارا یہ عمل نہیں ہونا چاہیے۔ یاد کرو کہ جب زمین کو بڑے زور سے بلا یا جائے گا اور اس میں بھونچال آجائے گا۔ 22 اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کے لیے آئے گا اور فرشتے بھی صفیں بنائے آجائیں گے۔ 23 اور اس دن جہنم لائی جائے گی جس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ اس دن انسان یاد کرے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کوتاہیاں کیں اور اس دن نصیحت پکڑنا بھلا اسے کیا فائدہ دے گا کیونکہ وہ جزا کا دن ہوگا، عمل کا نہیں؟! 24 وہ شخص بہت بچھتا ہے ہوئے کہے گا: کاش! میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لیے، جو کہ حقیقی زندگی ہے، نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے۔ 25 اس دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا کیونکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ 26 اور جس طرح اس نے کافروں کو زنجیروں میں جکڑا ہوگا، اس طرح کبھی کسی نے نہ جکڑا ہوگا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی مومنوں کی جزا کا بھی ذکر فرمایا، چنانچہ فرمایا:

27 رہی مومن کی بات تو اس سے موت کے وقت اور قیامت کے دن کہا جائے گا: اے ایمان اور نیک اعمال سے مطمئن ہونے والے انسان!

28 تم اپنے رب سے راضی خوشی اس کی طرف لوٹ جاؤ، اس لیے کہ تمھیں ختم ہونے والا بدلہ ملنے والا ہے اور تم اپنے نیک اعمال کی بدولت اپنے رب کے ہاں پسندیدہ ہو۔

29 اور تم میرے باقی نیک بندوں میں شامل ہو جاؤ۔ 30 اور ان کے ساتھ اس جنت میں داخل ہو جاؤ جو میں نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

نوائد: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا ثبوت، اور یہ آنا بغیر کسی تشبیہ، مثال اور تعطیل، یعنی صفات الہی کے انکار کے بغیر ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ مومن پر جب آزمائش آئے تو وہ صبر کرتا ہے اور اگر اسے مال عطا کیا جائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے۔

سُورَةُ الْبَكْرَةِ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَوَالِدٍ وَمَا
 وَلَدَ ۗ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۗ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ
 عَلَيْهِ أَحَدٌ ۚ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۗ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ
 أَحَدٌ ۗ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۗ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۗ وَهَدَيْنَاهُ
 السَّبِيلَ ۗ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۗ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۗ فَكُّ
 رَقَبَةٍ ۗ أَوْ إِطْعَمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۗ يَتَّبِعُنَا وَمَنْ أَقْرَبُهُ ۗ
 أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۗ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا
 بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۗ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۗ
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ اتَّبَعَتْهُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۗ عَلَيْهِمُ نَارُ مُؤَصَّصَةٌ ۗ

سُورَةُ الشُّمُسِ عَشْرٌ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَالشُّمُسُ وَضُحَاهَا ۗ وَالْقَمَرُ إِذَا تَدَاهَا ۗ وَالنَّهَارُ إِذَا
 جَدَّهَا ۗ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا ۗ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَدَّهَا ۗ

600

سورة البقرة کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کی محتاجی، اس کی مشقت و تکلیف اور اس کی نجات کی راہوں کا بیان۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ نے حرمت والے شہر کی قسم کھائی جو کہ مکہ مکرمہ ہے۔ ② اور اے رسول! آپ کے لیے (شہر) مکہ کے موقع پر (حلال ہے کہ آپ اس میں جو چاہیں کریں، یعنی جو قتل کا حقدار ہے، اسے قتل کریں اور جو قید و بند کا مستحق ہے، اسے قید کریں۔ ③ اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے باپ آدم علیہ السلام اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والی اولاد کی قسم کھائی۔ ④ یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشکل اور مشقت میں پیدا کیا، کیونکہ دنیا میں اس کی زندگی محنت و مشقت اور مشکلات سے بھری ہوئی ہے۔ ⑤ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو کوئی اس کی گرفت کر سکتا ہے نہ اس سے کوئی بدلہ لے سکتا ہے، خواہ اس کا رب ہی ہو جس نے اسے پیدا کیا؟ ⑥ وہ کہتا ہے: میں نے تو پے در پے بہت زیادہ مال خرچ کر ڈالا۔ ⑦ کیا یہ اپنے خرچ کرنے کو فخریہ بیان کرنے والا سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں دیکھتا؟ اور وہ اس سے اس کے مال کا حساب نہیں لے گا کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کن کاموں میں خرچ کیا؟ ⑧ کیا ہم نے اس کی دوا نکھیں نہیں بنائیں جن کے ساتھ وہ دیکھتا ہے؟ ⑨ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے جن کے ذریعے سے وہ بات کرتا ہے؟ ⑩ اور ہم نے اسے خیر اور بھلائی کے راستے اور باطل کے راستے کی پہچان نہیں کرائی؟ ⑪ اور اس سے مطالبہ ہے کہ وہ اس گناہی کو عبور کرے جو اسے جنت سے دور رکھے ہوئے ہے، وہ اس سے گزر رہا ہے اور اسے عبور کر رہا ہے۔ ⑫ اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ گناہی کیا ہے جس کے عبور کرنے کا اس سے مطالبہ ہے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے؟ ⑬ یہ گردن آزاد کرنا ہے، خواہ مرد کی ہو یا عورت کی۔ ⑭ یا ایسے بھوک والے دن کھانا کھانا ہے جس میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو۔ ⑮ ایسے بچے کو جس کا باپ دنیا میں نہ رہا ہو اور اس کی

اس کے ساتھ رشتے داری ہو۔ ⑯ یا ایسے فقیر کو جس کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو۔ ⑰ پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جو ایک دوسرے کو اطاعت کے کام کرنے، گناہوں سے باز رہنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی تاکید کرتے رہے اور ایک دوسرے کو اللہ کے بندوں پر رحم کرنے کی وصیت کی۔ ⑱ انھی مذکورہ صفات والے لوگ ہی دائیں جانب والے ہیں۔ ⑲ اور جن لوگوں نے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کا انکار کیا، وہی بائیں جانب والے ہیں۔ ⑳ ان پر قیامت کے دن بند آگ ہوگی جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔

سورة الشمس کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن مجید میں سب سے لمبی قسم کے ذریعے سے یہ تاکید کی گئی ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں کے ساتھ نفس کو پاک کرنا نہایت عظمت والا کام ہے اور گناہوں کے ساتھ نفس کو آلودہ کرنا خسارے اور نقصان کا باعث ہے۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ نے سورج کی قسم کھائی اور اس وقت کی قسم کھائی جب وہ مشرق سے طلوع ہو کر بلند ہوتا ہے۔

② اور چاند کی قسم کھائی جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد اس کے پیچھے آتا ہے۔ ③ اور دن کی قسم کھائی جب وہ اپنی روشنی سے وہ سب کچھ ظاہر کر دیتا ہے جو زمین پر ہے۔

④ اور رات کی قسم کھائی جب وہ زمین کے چہرے کو ڈھانپ دے اور تاریک ہو جائے۔ ⑤ اور آسمان کی قسم کھائی اور اس کی مضبوط بناوٹ کی۔

نوائد: نبی اکرم ﷺ کا یہ خیر دینا نبوت کے دلائل میں سے ہے کہ دن کے کچھ وقت کے لیے مکہ آپ کے لیے حلال ہوگا۔ ⑥ جب اللہ تعالیٰ نے غلامی کی راہیں تنگ کیں تو اس کے ساتھ ہی غلاموں کی آزادی کے طریقوں کو وسعت دی، چنانچہ غلاموں کی آزادی کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور گناہوں کے کفارے کا ذریعہ بنایا۔ ⑦ غلاموں کو آزاد کرنا، تنگ حالات میں ضرورت مندوں کو کھانا کھانا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی تلقین کرنا، وہ اسباب ہیں جو انسان کو جنت میں لے جاتے ہیں۔

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَّهَا ۖ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۚ قَالَ لَهَا مُتَّجِرَةٌ
 وَتَقْوَاهَا ۚ قَدْ أَفْذَرْنَا مِنْ رَكْعَتَيْهَا ۚ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۙ
 كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۙ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ۚ فَقَالَ لَهُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۚ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۚ فَذَمَّ
 عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۙ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۙ

سُورَةُ الْاِنْبِيَاءِ الْمَكِّيَّةُ الْاُولَى الْاَيُّمُ الْاُولَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ۙ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
 وَالْأُنثَى ۙ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۙ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۙ
 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۙ فَسَنِيسِرُهُ لِلْيُسْرَى ۙ وَأَمَّا مَنْ
 بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۙ فَسَنِيسِرُهُ
 لِلْعُسْرَى ۙ وَمَا يُعْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۙ إِنَّ عَلَيْنَا
 لَلْهُدَى ۙ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى ۙ فَأَنْذَرْتُمْ نَارًا
 تَلْقَى ۙ لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۙ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۙ
 وَسَيَجْزِيهَا الْآتَى ۙ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۙ

601

۶ اور زمین کی قسم کھائی اور اسے بچھانے کی، تاکہ لوگ اس پر رہائش رکھ سکیں۔ ۷ اور ہر نفس کی قسم کھائی اور اللہ تعالیٰ کے اسے درست پیدا کرنے کی قسم کھائی۔ ۸ پھر بغیر تعلیم دیے اسے سمجھا دیا کہ اس کے لیے کیا برہے تاکہ وہ اس سے بچ جائے اور کیا اچھا ہے تاکہ وہ اسے اختیار کرے۔ ۹ یقیناً وہ شخص اپنی مراد پانے میں کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو فضیلت والے کاموں سے سنجایا اور برائیوں سے دور رکھا۔ ۱۰ اور یقیناً وہ شخص ناکام ہو گیا جس نے اپنے آپ کو نافرمانیوں اور گناہوں کی دلدل میں پھنسا لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی ناکامی کا ذکر کیا جس نے نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا تو ساتھ ہی اس کی مثال کے طور پر ثمودیوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

۱۱ ثمودیوں نے نافرمانیوں اور گناہ کرنے میں حد سے بڑھ جانے کے باعث اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ۱۲ جب ان کا بد بخت ترین شخص اپنی قوم کے بلانے کے بعد اٹھا۔ ۱۳ تو ان سے اللہ کے رسول صالح علیہ السلام نے کہا: اللہ کی اونٹنی چھوڑ دو۔ اسے اپنی باری پر پانی پینے دو اور برے ارادے سے اس کے پیچھے نہ پڑو۔ ۱۴ تب انھوں نے اونٹنی کے معاملے میں اپنے رسول کو جھٹلایا اور ان کے بد بخت ترین شخص نے اسے مار دیا جبکہ اس میں باقی لوگوں کی رضامندی شامل تھی، اس لیے وہ بھی گناہ میں شریک تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا برسایا اور ان کے گناہوں کے سبب ایک چٹخ کے ذریعے سے انھیں ہلاک کر دیا۔ اللہ نے جس سزا کے ذریعے سے انھیں ہلاک کیا، اس میں ان سب کو برابر کر دیا (کسی کو نہیں چھوڑا)۔ ۱۵ اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاکت خیز عذاب میں اس طرح گرفتار کیا کہ اس پاک ذات کو اس کے کسی قسم کے (برے) نتائج کا کوئی خوف نہیں تھا۔

سورۃ اللیل کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان لانے اور خرچ کرنے میں مخلوق کے مختلف احوال کا بیان اور ہر فریق کی حالت کا تذکرہ۔

تفسیر: ۱ اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی جب وہ اپنی تاریکی سے آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو ڈھانپ لے۔ ۲ اور دن کی قسم کھائی جب وہ روشن اور ظاہر ہو۔ ۳ اور اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کی دونوں قسموں نر اور مادہ کی قسم کھائی۔ ۴ اے لوگو! یقیناً تمہارے اعمال مختلف ہیں۔ ان میں نیکیاں ہیں جو جنت میں جانے کا باعث ہیں اور برائیاں ہیں جو آگ میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ ۵ سو جس نے وہ دیا جو خرچ کرنا اس پر لازم تھا، جیسے زکاۃ، نان و نفقہ اور کفارہ، اور اس سے بچا جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا۔ ۶ اور اللہ تعالیٰ نے اس کا جو صلہ دینے کا وعدہ کیا ہے، اس نے اس کی تصدیق کی۔ ۷ تو ہم ضرور اس کے لیے نیک عمل کرنا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا آسان کر دیں گے۔ ۸ اور جس نے اپنے مال میں کنجوسی سے کام لیا اور اسے اس راہ میں خرچ نہ کیا جس میں خرچ کرنا اس پر فرض تھا اور اپنے مال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوا اور اس سے اس کے فضل میں سے کسی چیز کا سوال نہ کیا۔ ۹ اور اس نے اللہ تعالیٰ کے بدلے اور ثواب کے اس وعدے کو جھٹلایا جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے پر اس سے کیا گیا ہے۔ ۱۰ تو ہم اس کے لیے برائے عمل آسان کر دیں گے اور نیکی کا کام اس کے لیے مشکل کر دیں گے۔ ۱۱ اور جب وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں داخل ہوگا تو وہ مال اس کے کچھ کام نہ آنے گا جس میں وہ کنجوسی کرتا رہا۔ ۱۲ بلاشبہ حق کی راہ باطل سے واضح کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ۱۳ بلاشبہ آخرت کی زندگی اور دنیا کی زندگی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔ ہم ان میں جس طرح چاہیں رد و بدل کریں۔ یہ حق ہمارے سوا کسی کو نہیں۔ ۱۴ سوائے لوگو! اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو میں نے تمہیں بھرتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔ ۱۵ اس آگ کی گرمی صرف بد بخت ترین شخص ہی جھیل گا اور وہ ہے کافر۔ ۱۶ جس نے اسے جھٹلایا جو رسول ﷺ لائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے منہ پھیرا۔ ۱۷ لوگوں میں سب سے زیادہ متقی شخص ضرور اس سے دور رکھا جائے گا۔ اس سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ۱۸ وہ جو اپنا مال خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے تاکہ گناہوں سے پاک ہو جائے۔

نوٹ: تزکیہ نفس اور پاکیزگی کی اہمیت بڑی واضح ہے۔ گناہ میں مدد کرنے والے لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ دنیاوی سزاؤں اور مصیبتوں کا ایک بہت بڑا سبب گناہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، اس لیے کچھ لوگ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان۔

19 وہ جو مال خرچ کرتا ہے، وہ اس لیے خرچ نہیں کرتا کہ کسی کا اس پر احسان ہے جسے وہ اتارنا چاہتا ہے۔

20 وہ جو مال بھی خرچ کرتا ہے، اس سے صرف اپنے اس رب کی رضا چاہتا ہے جو اپنی مخلوق سے بلند والا ہے۔

21 اور عنقریب اللہ تعالیٰ اسے جو عمدہ جزا دے گا، وہ یقیناً اس سے راضی ہو جائے گا۔

سورة الضحیٰ کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کے معاملے کے اول اور آخر میں آپ پر اللہ کی خصوصی شفقت و مہربانی کا بیان۔

تفسیر: 1 اللہ تعالیٰ نے دن کے ابتدائی وقت کی قسم کھائی۔

2 اور رات کی قسم کھائی جب وہ چھا جائے اور لوگ آنا جانا بند کر دیں۔

3 اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب نے آپ کو نہ تو چھوڑا ہے اور نہ اس نے آپ سے نفرت کی، جیسا کہ وحی کا تسلسل ٹوٹ جانے پر مشرکین کہتے تھے۔

4 یقیناً آخرت کا گھر آپ کے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے کیونکہ اس میں نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔

5 یقیناً اللہ تعالیٰ جلد آپ کو اور آپ کی امت کو وافر ثواب دے گا یہاں تک کہ آپ اس پر راضی ہو جائیں گے جو اس نے آپ کو عطا کیا اور آپ کی امت کو دیا۔

6 یقیناً اس نے آپ کو بچپن میں پایا جبکہ آپ کے والد فوت ہو چکے تھے تو اس نے آپ کو ٹھکانا دیا، اس طرح کہ آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے لیے شفیع و مہربان بنے، پھر آپ کے چچا ابوطالب۔

7 اور آپ کو اس طرح پایا کہ آپ نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کے بارے میں جانتے تھے، تو اس نے آپ کو اس میں سے وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

8 اور اس نے آپ کو نادار پایا تو غنی کر دیا۔

9 لہذا آپ بھی یتیم پر سختی نہ کریں جس کا باپ بچپن میں فوت

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

رَبِّهِ الْأَعْلَى ۚ وَكَسُوفَ يَرْضَى ۚ

سورة الضحیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے دن کے ابتدائی وقت کی قسم کھائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالضُّحَىٰ ۝ ۱ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ ۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝ ۳

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ ۴ وَكَسُوفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

فَتَرْضَىٰ ۝ ۵ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ ۶ وَوَجَدَكَ ضَالًّا

فَهَدَىٰ ۝ ۷ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ ۸ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ ۹

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ ۱۰ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ ۱۱

سورة الضحیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے دن کے ابتدائی وقت کی قسم کھائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ ۱ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِشْرَكَ ۝ ۲

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ ۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ ۴ فَإِنَّ مَعَ

الْعُسْرِيِّ ۝ ۵ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ ۶ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝ ۷

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ ۸

602

ہو گیا ہو اور نہ اسے ذلیل کریں۔ 10 اور نہ ضرورت مند سوال کرنے والے کو ڈانٹیں۔

11 اور اللہ کی ان نعمتوں کی قدر کریں جو اس نے آپ پر کی ہیں اور انہیں بیان کرتے رہیں۔

سورة الم نشرح کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ پر معنوی نعمتوں کی تکمیل کر کے احسان فرمانا۔

تفسیر: 1 بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا اور وحی حاصل کرنے کا شوق آپ میں پیدا کیا۔

2 اور ہم نے آپ کے سابقہ گناہ معاف کر دیے اور ایام جاہلیت کے جس بوجھ میں آپ مبتلا تھے، ہم نے اسے آپ سے ختم کر دیا۔

3 جس نے آپ کو تنہا دیا اور قریب تھا کہ وہ آپ کی کمر توڑ دیتا۔ 4 اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا اور یقیناً اب آپ کا ذکر اذان اور اقامت وغیرہ میں ہوتا ہے۔

5 سو بلاشبہ شدت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ 6 بلاشبہ شدت اور تنگی کے ساتھ آسانی اور وسعت و راحت ہے۔ جب آپ یہ جان لیں گے تو پھر آپ کو قوم کی طرف

سے دی گئی تکلیف خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ وہ آپ کو اللہ کی طرف دعوت دینے سے روک سکے گی۔ 7 لہذا جب آپ اپنے کاموں سے فارغ ہوں اور انہیں پورا کر لیں تو اپنے رب کی

عبادت میں خوب محنت کریں۔ 8 اور اپنی پوری توجہ اور ارادہ صرف اکیلے اللہ کی طرف کریں۔

فوائد: 9 نبی اکرم ﷺ کی اپنے رب کے ہاں جو قدر و عزت ہے، اس کا مقابلہ کوئی قدر و عزت نہیں کر سکتی۔ 10 نعمتوں کا شکر بجالانا بندے پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ 11 کمزوروں پر رحم کرنا

اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کا برتاؤ کرنا واجب ہے۔ 12 اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ کی عزت افزائی کہ اس نے آپ کے لیے آپ کا تذکرہ بلند فرما دیا۔ 13 اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول سب

سے اعلیٰ مقصد ہے۔

سورت کے بعض مفاد: انسان کی فطرت اور شکل و صورت کی درستی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان جتنا اور خاتمہ رسالت کا کمال۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ نے انجیر اور اس کے اگنے کی جگہ کی قسم کھائی اور زیتون اور اس کے اگنے کے مقام کی قسم کھائی جو سرزمین فلسطین میں ہے، جس سرزمین میں عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے۔ ② اور سینا کے پہاڑ کی قسم کھائی جس کے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی۔ ③ اور حرمت والے شہر مکہ کی قسم کھائی، جس میں داخل ہونے والے کو امن مل جاتا ہے اور اسی میں محمد رسول اللہ ﷺ بھیجے گئے۔ ④ بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو نہایت مناسب تخلیق اور افضل شکل و صورت میں پیدا کیا۔ ⑤ پھر ہم نے اسے دنیا میں بڑھاپے اور کم عقلی کی طرف لوٹا دیا تو وہ اپنے جسم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، بالکل اسی طرح جیسے بگڑی ہوئی فطرت والا اپنے اعضاء سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ⑥ مگر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، پھر بے شک وہ لوگ اگر بوڑھے بھی ہو جائیں تو ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا، ہمیشہ کا ثواب ہے اور وہ ہے جنت کیونکہ انھوں نے اپنی فطرت کو پاک صاف رکھا۔ ⑦ اے انسان! جب تو نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو پھر کون سی چیز تجھے جزا کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ ⑧ کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور سب سے بڑھ کر عدل و انصاف کرنے والا نہیں جس نے روز قیامت کو جزا اور بدلے کا دن ٹھہرایا؟ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ کیے بغیر انھیں بے کار چھوڑ دے اور نیک شخص کو اس کی نیکی کا اور برے کو اس کی برائی کا بدلہ نہ دے؟

سورۃ العلق کی ہے

سورت کے بعض مفاد: وحی کے ذریعے سے انسان کے ہدایت پانے اور تکبر و جہالت کے ذریعے سے گمراہ ہو جانے کا بیان۔

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ بِمَثَانِي الْآيَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝ وَطُورِ سِیْنِیْنَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ

سَفِیْلٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

فَمَا یَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالذِّیْنِ ۝ اَلِیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِمَثَانِي الْآيَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

لَمْ یَعْلَمْ ۝ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیْطَغِی ۝ اَنْ رَّاهُ اسْتَعْنٰی ۝ اِنَّ

اِلٰی رَبِّكَ الرَّجْعِی ۝ اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝ عَبْدًا اِذَا صَلَّى ۝

اَرَأَیْتَ اِنْ كَانَ عَلٰی الْهُدٰی ۝ اَوْ اَمْرًا بِالتَّقْوٰی ۝ اَرَأَیْتَ اِنْ

كَذَّبَ وَتَوَلٰی ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝ كَلَّا لَیْنُ لَمْ یَنْتَه ۝

لَنْسَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۝ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلَیْدَعْرٰ نَادِیَهُ ۝

603

تفسیر: ① اے رسول! اللہ تعالیٰ جو وحی آپ کی طرف کرتا ہے اس کی قراءت کریں، اس حال میں کہ اس کی ابتدا اپنے رب کے نام سے کریں جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ ② اس نے انسان کو سچے ہوئے خون کے ایک لوتھرے سے پیدا کیا جبکہ پہلے وہ ایک نطفہ تھا۔ ③ اے رسول! اس وحی کی قراءت کریں جو اللہ نے آپ کی طرف بھیجی ہے اور آپ کا رب بڑے کرم والا ہے جس کے کرم کا مقابلہ کوئی کریم نہیں کر سکتا۔ وہ بہت زیادہ سخاوت اور احسان کرنے والا ہے۔ ④ جس نے قلم کے ذریعے سے تحریر کرنا اور لکھنا سکھایا۔ ⑤ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہیں تھا۔ ⑥ حقیقت یہ ہے کہ فاجر انسان، جیسے ابو جہل اللہ تعالیٰ کی حدود کی پامالی میں ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ ⑦ اس لیے کہ اس کے پاس جو مال اور مقام و مرتبہ ہے، اس کی بنا پر وہ خود کو بے نیاز سمجھتا ہے۔ ⑧ اے انسان! بلاشبہ قیامت کے دن تمہیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے تو وہ ہر ایک کو وہی جزا دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔ ⑨ کیا آپ نے ابو جہل سے بھی زیادہ عجیب معاملہ کسی کا دیکھا ہے جو روکتا ہے؟ ⑩ ہمارے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو جب وہ کعبہ کے پاس نماز ادا کریں۔ ⑪ بھلا بتائیں تو سہی جسے روکا جا رہا ہے اگر یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت اور بصیرت پر ہو؟ ⑫ یا وہ لوگوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہو کہ اس کے حکم بجالاؤ اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ تو کیا ایسے شخص کو روکا جائے گا؟ ⑬ بھلا بتائیں تو سہی اگر یہ منع کرنے والا اسے جھٹلانے جو رسول اس کے پاس لایا اور اس سے منہ پھیرے، کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا؟ ⑭ اس بندے (محمد ﷺ) کو نماز ادا کرنے سے روکنے والا کیا یہ نہیں جانتا کہ جو کچھ وہ کرتا ہے، اللہ اسے دیکھتا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں؟ ⑮ معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اگر یہ ہمارے بندے کو تکلیف دینے اور جھٹلانے سے باز نہ آتا تو ہم ضرور اس کی پیشانی سے سختی کے ساتھ پکڑ کر اسے آگ کی طرف گھسیٹیں گے۔ ⑯ اس پیشانی والابا کات جھوٹا اور غلط کار ہے۔ ⑰ اسے چاہیے کہ جب اسے پیشانی سے پکڑ کر آگ میں ڈالا جائے گا، تو وہ اس وقت اپنے ساتھیوں اور حمایتیوں کو مدد کے لیے بلائے کہ وہ اسے عذاب سے بچائیں۔

نوافذ: اسلام میں پڑھنے لکھنے کی بڑی اہمیت ہے۔ مالدار اور اس وقت انتہائی خطرناک ہے جب وہ انسان کو تکبر اور حق سے دوری کی طرف لے جائے۔ نیک کاموں سے روکنا کفر کی ایک عادت ہے۔

سَدُّ عُرِّ الزَّبَانِيَةِ ۱۸ كَلَّا لَا تَطِعُهُ ۱۹ وَاسْجُدْ ۲۰ وَاقْتَرِبْ ۲۱ السَّجْدَةُ

سُورَةُ الْقَدْرِ وَهُيَ مَكِّيَّةٌ مِنْ مَكِّيَّةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

سُورَةُ الْبَيْتَةِ وَهِيَ مَكِّيَّةٌ مِنْ مَكِّيَّةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِكِينَ

حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝

فِيهَا كُتُبٌ قِيمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ

بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ حَنَّافٌ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَذَلِكَ دِينُ الْقِيمَةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ

الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝

۱۸) تو ہم ضرور ان سخت گیر فرشتوں کو بلا لیں گے جو جہنم کے داروغے ہیں، جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملے اسے بجاتے ہیں، پھر وہ دیکھے کہ کون سا گروہ زیادہ قوت والا اور طاقتور ہے۔

۱۹) معاملہ ایسے نہیں جس طرح اس ظالم نے سمجھ لیا ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا، لہذا اس کی کسی روک ٹوک کی پروا نہ کریں اور اللہ کے حضور سجدہ کریں، نیز اطاعت کے کام کر کے اس کے قریب ہو جائیں کیونکہ اطاعت والے کام اللہ تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں۔

سورة القدر کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان۔

تفسیر: ۱) بلاشبہ ہم نے پورا قرآن آسمان دنیا کی طرف رمضان کے مہینے میں شب قدر میں اتارا جس طرح ہم نے اسے نبی اکرم ﷺ پر نازل کرنے کی ابتدا بھی شب قدر میں کی۔

۲) اے نبی! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس رات میں کیا خیر و برکت ہے؟

۳) یہ رات عظیم خیر اور بھلائی والی ہے اور جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے حصول کے لیے اس کا قیام کرے، یہ اس کے لیے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴) اس میں فرشتے اور جبریل علیہ السلام اپنے پاک رب کی اجازت سے ہر اس حکم کو لے کر نازل ہوتے ہیں جس کا فیصلہ اس نے اس سال میں کیا ہوتا ہے، چاہے وہ رزق ہو یا موت یا پیدائش یا دیگر وہ امور ہوں جو اللہ کی تقدیر میں ہیں۔

۵) یہ مبارک رات اپنے اول تا آخر فجر طلوع ہونے تک ساری ہی خیر اور بھلائی والی ہے۔

سورة البیتہ مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: رسالت محمدیہ کے کمال اور اس کے واضح ہونے کا بیان۔

تفسیر: ۱) یہودی، عیسائی اور مشرک تمام کافر اپنے اُس اتحاد

اور گٹھ جوڑ کو چھوڑنے والے نہ تھے جو انہوں نے کفر پر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس روشن دلیل اور واضح حجت آجاتی۔

۲) یہ روشن دلیل اور واضح حجت اللہ کی طرف سے بھیجے جانے والے وہ رسول ﷺ ہیں جو پاک صحیفے پڑھتے ہیں جن صحیفوں کو صرف پاکیزہ لوگ ہی چھوتے ہیں۔

۳) ان صحیفوں میں سچی خبریں اور عدل و انصاف پر مبنی احکام ہیں، جو لوگوں کی اس چیز کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جس میں ان کے لیے خیر اور بھلائی ہو۔

۴) وہ یہودی جنہیں تورات دی گئی اور وہ عیسائی جنہیں انجیل دی گئی، انہوں نے اس کے بعد ہی اختلاف کیا جب اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی ان کی طرف بھیجا، پھر ان میں سے کچھ اسلام لے آئے اور کچھ اپنے نبی کی سچائی کو جاننے کے بعد بھی اپنے کفر میں حد سے بڑھ گئے۔

۵) یہود و نصاریٰ کی جبر مانہ سوچ اور اسلام دشمنی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ انہیں اس قرآن میں بھی وہی حکم دیا گیا، جو ان کی اپنی کتابوں میں دیا گیا تھا، یعنی صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرنا، شرک سے بچنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ سو انہیں جس چیز کا حکم دیا گیا، وہی سیدھا دین ہے جس میں کوئی ٹیڑھاپن نہیں۔

۶) بلاشبہ یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے کی وجہ سے یہی لوگ مخلوق میں سے بدترین ہیں۔

نوائف: شب قدر کو سال کی باقی راتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

عبادت میں اخلاص اس کی قبولیت کی شرائط میں سے ہے۔

تمام شریعتوں کا اصول میں متفق ہونا قبول رسالت کی دعوت دیتا ہے۔

کافر مخلوق میں بدترین اور مومن بہترین لوگ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ٥ ط

جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ٥ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ٤ ا

سُورَةُ الزَّلْزَالَةِ الْكَلِمَاتُ الْبَرَّةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ٢

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ٤ بِأَنَّ

رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ٥ يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ٦ لِيُرَوْا

أَعْمَالَهُمْ ٧ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ٨ وَمَنْ

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ٩ ا

سُورَةُ الزَّلْزَالَةِ الْكَلِمَاتُ الْبَرَّةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥

وَالْعَدِيَّةِ صُبْحًا ١ فَأَلْمُورِيَّتِ قَدْحًا ٢ فَأَلْمُغِيرَتِ صُبْحًا ٣

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ٥ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

لَكَنُودٌ ٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ٨ ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 605

١ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، وہی لوگ مخلوق میں بہترین ہیں۔

٢ ان کے رب کے ہاں ان کا بدلہ وہ جنتیں ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب وہ اللہ پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ بھی اللہ کی رحمت پا کر اس سے خوش ہو گئے۔ یہ رحمت وہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے رب سے ڈر کر اس کا حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے۔

سورة الزلزال مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکیاں اور اس دن ہونے والے حساب کی باریکی یاد کرانا۔

تفسیر: ١ جب زمین کو زوردار طریقے سے ہلایا جائے گا۔ یہ عمل قیامت کے دن زمین کے ساتھ پیش آئے گا۔

٢ اور زمین اپنے پیٹ میں موجود فوت ہونے والوں وغیرہ سب کو باہر نکال دے گی۔

٣ اور انسان حیرت سے کہے گا: زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح حرکت کر رہی ہے اور اس پر لرزہ طاری ہے؟

٤ اس عظیم دن زمین ہراچھے اور برے عمل کے بارے میں بتا دے گی جو اس پر ہوا۔

٥ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بتا دے گا اور اس کو حکم بھی دے گا۔ اس عظیم دن میں جب زمین ہلنے لگے گی تو لوگ حساب کے میدان میں ٹولیوں کی صورت میں نکلیں گے تاکہ انھیں وہ اعمال دکھائے جائیں جو انھوں نے دنیا میں کیے۔

٦ چنانچہ جس شخص نے چھوٹی چھوٹی چیزوں کے وزن برابر بھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام کیا ہوگا، وہ اسے اپنے سامنے دکھ لے گا۔

٧ اور جس نے چھوٹی چھوٹی چیزوں کے وزن برابر بھی کوئی برا کام کیا ہوگا تو وہ اسے بھی اسی طرح دکھ لے گا۔

سورة العادیات مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو آخرت کی یاد دلانا اور انکار اور لالچ سے خبردار کرنا۔

تفسیر: ١ اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو دوڑتے ہیں یہاں تک کہ ان کے تیز دوڑنے سے ان کے ہانپنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

٢ اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو اپنے سُم زوردار طریقے سے چٹانوں سے ٹکرا کر ان میں سے آگ نکالتے ہیں۔

٣ اور ان گھوڑوں کی قسم کھائی جو صبح کے وقت دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔

٤ پھر اپنے دوڑنے سے غبار اڑاتے ہیں۔

٥ اور اپنے شہسواروں کے ساتھ دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

٦ بلاشبہ انسان اس خیر کو بہت زیادہ روکنے والا ہے جو اس کا رب اس سے چاہتا ہے۔

٧ اور بلاشبہ وہ یہ خیر روکنے پر خود بھی گواہ ہے اور یہ اتنا واضح معاملہ ہے کہ وہ اس کے انکار کی طاقت نہیں رکھتا۔

٨ اور وہ مال کی بے حد محبت کی وجہ سے اس میں کنجوسی کرتا ہے۔

نوائد: اللہ تعالیٰ کا خوف، ایک بہت بڑا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا۔

اولاؤ آدم کے عملوں پر زمین گواہی دے گی۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۙ

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ ۝

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَحَدِ عَشْرَةِ آيَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْقَارِعَةُ ۙ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۙ ۲ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۙ ۳

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۙ ۴ وَتَكُونُ الْجِبَالُ

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۙ ۵ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۙ ۶ فَهُوَ

فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۙ ۷ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۙ ۸ فَأُمُّهُ

هَارِيَةٌ ۙ ۹ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَةٌ ۙ ۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۙ ۱۱

سُورَةُ الْفَاكِهُ مَكِّيَّةٌ مِنْ أَحَدِ عَشْرَةِ آيَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْهَلْكُمْ التَّكَاثُرُ ۙ ۱ حَتَّىٰ ذُرَّتُمْ مَقَابِرُ ۙ ۲ كَلَّا سَوْفَ

تَعْلَمُونَ ۙ ۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ ۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ

الْيَقِينِ ۙ ۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۙ ۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۙ ۷

ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۙ ۸

1
ع
27

606

۹ کیا دنیا کی زندگی سے دھوکا کھانے والا یہ انسان نہیں جانتا کہ جب اللہ تعالیٰ قبروں سے مردوں کو اٹھائے گا اور انہیں حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے زمین سے نکالے گا تو معاملہ یوں نہ ہوگا جیسے وہ سمجھتا ہے؟

۱۰ دلوں کی نیتیں اور عقائد وغیرہ سب ظاہر اور واضح کر دیے جائیں گے۔ ۱۱ بلاشبہ ان کا رب اس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔ اس سے اپنے بندوں کی کوئی چیز چھپی نہ ہوگی اور وہ ضرور انہیں ان کی جزا دے گا۔

سورة القارعة مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کی ہولناکی ذہن نشین کرانے کے لیے دلوں پر دستک دینے اور اس کے میزان کے معاملے میں لوگوں کے مختلف احوال کا بیان۔

تفسیر: ۱ وہ گھڑی جو اپنی بڑی ہولناکی کی وجہ سے دلوں کو بلا کر رکھ دے گی۔ ۲ وہ گھڑی کیا ہے جو اپنی عظیم ہولناکی کی بنا پر دلوں پر چوٹ لگائے گی؟

۳ اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ اپنی عظیم ہولناکی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگانے والی یہ گھڑی کیا ہے؟ بلاشبہ وہ قیامت کا دن ہے۔

۴ ایسا دن جو لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگائے گا تو وہ ادھر ادھر پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح بکھر جائیں گے۔

۵ اور پہاڑ اپنے چلنے اور حرکت کرنے میں ہلکے ہونے کے اعتبار سے دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ ۶ پھر جس کے نیک اعمال کا پلڑا اس کے برے اعمال سے بھاری ہو گیا۔

۷ تو وہ من پسند زندگی جیے گا جو اسے جنت میں ملے گی۔ ۸ اور جس کے برے اعمال اس کے نیک اعمال سے وزنی ہو گئے۔ ۹ تو اس کا ٹھکانا قیامت کے دن جہنم ہوگا۔

۱۰ اور اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ۱۱ وہ نہایت تیز گرم آگ ہے۔

سورة الفاکہ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مال میں اضافے کے لیے باہم مقابلہ کرنے والوں اور دنیا کی وجہ سے غافل لوگوں کو قبروں اور حساب کتاب کی یاد دہانی۔

تفسیر: ۱ اے لوگو! تمہیں مال اور اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر و غرور نے اللہ کی اطاعت سے غافل کر دیا۔

۲ یہاں تک کہ تم مر گئے اور اپنی قبروں میں جا پہنچے۔

۳ تمہیں مال و اولاد کی بنا پر آپس میں فخر و غرور کر کے اللہ کی اطاعت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ عنقریب تمہیں اس مشغولیت کے انجام کا علم ہو جائے گا۔

۴ پھر عنقریب تم اس کا انجام جان لو گے۔

۵ حقیقت یہ ہے کہ اگر تمہیں یقین علم ہو جائے کہ تم اللہ کی طرف اٹھائے جاؤ گے اور بلاشبہ وہ ضرور تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا تو تم مال و اولاد کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر و غرور کرنے میں مشغول نہ رہو۔

۶ اللہ کی قسم! تم قیامت کے دن ضرور آگ دیکھو گے۔

۷ پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوگا۔

۸ پھر اس دن اللہ تعالیٰ تم سے ضرور ان انعامات کے بارے میں سوال کرے گا جو اس نے صحت اور مال و دولت وغیرہ کی صورت میں تم پر کیے۔

نوٹ: مال اور اولاد کی وجہ سے ایک دوسرے پر فخر و غرور کرنے اور اتارنے کے سنگین نتائج ہیں۔ قبر و زیارت گاہ ہے جہاں سے جلدی لوگ آخرت کے جہان میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

قیامت کے دن لوگوں سے ان نعمتوں کا سوال ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا میں کیں۔ انسان کی فطرت میں مال کی محبت رکھ دی گئی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: خسارے اور نقصان سے بچنے کے اسباب۔

تفسیر: (1) اللہ پاک نے عصر کے وقت کی قسم کھائی ہے۔

(2) بلاشبہ انسان یقیناً نقصان اور ہلاکت میں ہے۔

(3) سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید اور حق پر صبر کرنے کی تلقین کی، تو ان صفات کے حامل لوگ اپنی دنیا و آخرت کی زندگی میں نجات پانے والے ہیں۔

سورة العصر کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مال کی کثرت کے دھوکے میں پڑ کر مومنوں کا مذاق اڑانے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) تباہی اور سخت عذاب ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کی بہت زیادہ چغلی خوری کرتا اور ان کو طعنے دیتا ہے۔

(2) جس کی ساری فکر مال جمع کرنا اور اسے گن گن کر رکھنا ہے، اس کے سوا اس کی کوئی سوچ نہیں ہوتی۔

(3) وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مال اس نے جمع کیا ہے، وہ ضرور اسے موت سے نجات دے گا اور وہ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(4) معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ جاہل سمجھتا ہے۔ اسے ضرور جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا جو اپنے عذاب کی شدت سے ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی۔

(5) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ آگ کیا ہے جو ہر اس چیز کو توڑ پھوڑ دے گی جو اس میں ڈالی جائے گی؟

(6) بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہوگی۔

(7) جو لوگوں کے جسموں سے ان کے دلوں تک پہنچ جائے گی۔

(8) بلاشبہ جنہیں اس میں عذاب دیا جائے گا، وہ ان پر بند ہوگی۔

(9) لمبے پھیلے ہوئے ستونوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس سے نکل نہیں پائیں گے۔

سورة الفیل کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے حرمت والے گھر کے خلاف سازش کرنے والوں کے بارے میں اس کی قدرت اور پکڑ کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول! کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے رب نے ابرہہ اور اس کے ہاتھیوں والے لشکر کے ساتھ کیا کیا جب انھوں نے کعبہ کو گرانے کا چاہا؟

(2) بلاشبہ یقیناً انھوں نے اسے گرانے کی جو ناپاک تدبیر کی، اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام کر دیا اور وہ لوگوں کو کعبے سے پھیرنے کی جو خواہش رکھتے تھے، وہ پوری نہ ہوئی اور وہ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

(3) اور اللہ نے ان پر ہندوں کے جھنڈے کے جھنڈ بھیج دیے۔

(4) جو انھیں پتھر کی کنکر یا مار رہے تھے۔

(5) سو اللہ نے انھیں کھیتی کے ان پتوں اور کونپلوں کی طرح کر دیا جنہیں جانوروں نے کھایا اور روندنا ہو۔

نوٹ: جو لوگ ایمان نہیں لاتے، نیک عمل نہیں کرتے، ایک دوسرے کو حق کی تلقین نہیں کرتے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت نہیں کرتے، ان کے لیے ناکامی ہے۔

لوگوں کی عیب جوئی اور چغلی خوری حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے عزت و حرمت والے گھر کا دفاع کرنا اور یہ اس امن کا حصہ ہے جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کر رکھا ہے۔

سورة العصر کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ ۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۲ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا و

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۳ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۴

سورة العصر کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيَلْ لَّكُلِّ هَمَزَةٍ لُّزُزَةٌ ۱ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۲

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ آخِذُهُ ۳ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِی الْحَطْمَةِ ۴ وَمَا

اَدْرٰكُ مَا الْحَطْمَةُ ۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوَقَّدَةُ ۶ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلٰی

الْاَفِیْدَةِ ۷ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۸ فِیْ عَمَدٍ مُّمدَدَةٍ ۹

سورة الفیل کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْمُتْرَكِیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۱ اَلَمْ یَجْعَلْ

كَيْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلِ ۲ وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۳

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلِ ۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِلَ ۵

سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ هِيَ اَرْبَعٌ اَيَاتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

لَا یَلِیْفُ قُرَیْشٍ ۱ الْفِیْهِمْ رِحْلَةَ الْشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ ۲ فَلِیَعْبُدُوا

رَبَّ هَذَا الْبَیْتِ ۳ الَّذِیْ اَطَعَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَاَمْنٍ مِنْ خَوْفٍ ۴

سُورَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ هِيَ ثَلَاثٌ اَيَاتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَرٰءَیْتَ الَّذِیْ یُكٰذِبُ بِالْذِّیْنِ ۱ فَاذٰلِكَ الَّذِیْ یَدْعُ الْیَتِیْمَ ۲ وَ

لَا یَحْضُ عَلٰی طَعَامِ الْمَسْكِیْنِ ۳ فَویلٌ لِلْمَصْلِیْنِ ۴ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ

صَلٰتِهِمْ سَاهُوْنَ ۵ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآوْنَ ۶ وَیَسْتَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۷

سُورَةُ الْكُوثرِ مَكِّيَّةٌ هِيَ ثَلَاثٌ اَيَاتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّا اَعْطٰیْنٰكَ الْكُوثرَ ۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۳

سُورَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ هِيَ سِتٌّ اَيَاتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ يَاۤیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۱ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۲

سورة قریش کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: قریش پر اللہ کے انعامات اور ان کے ذمے اللہ کے حق کا بیان۔

تفسیر: ① قریش کی عادت اور ان کے مانوس ہونے کے سبب۔

② سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف پُر امن سفر سے مانوس ہونے کی وجہ سے۔

③ انھیں چاہیے کہ وہ صرف اس حرمت والے گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے ان کے لیے یہ سفر آسان کیے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

④ وہ ذات جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف میں امن دیا، اس طرح کہ عربوں کے دلوں میں حرم کی اور وہاں کے رہنے والوں کی عظمت و عزت ڈال دی۔

سورة الماعون کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: جزا و سزا کو جھٹلانے والوں کے اوصاف کا بیان۔

تفسیر: ① کیا آپ نے اسے پہچانا جو قیامت کے دن کی جزا کو جھوٹ کہتا ہے؟

② وہی ہے جو یتیم کی ضرورت پوری کرنے کے بجائے اسے دھکے دیتا ہے۔

③ اور نہ خود کو آمادہ کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو شوق دلاتا ہے کہ وہ فقیر کو کھانا دے۔

④ سوہلاکت اور عذاب ہے اُن نمازیوں کے لیے۔

⑤ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ وہ ان کی پروا نہیں کرتے یہاں تک کہ ان کا وقت گزر جاتا ہے۔

⑥ وہ جو اپنی نمازوں اور دیگر اعمال میں دکھلاوا کرتے ہیں اور خالص اللہ کے لیے عمل نہیں کرتے۔

⑦ وہ دوسروں کی ایسی چیز سے مدد کرنے سے بھی روکتے ہیں جس سے مدد کرنے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

سورة الكوثر کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ پر بہت زیادہ خیر اور بھلائی اور آپ کے دفاع کے ذریعے سے احسان فرمانا۔

تفسیر: ① اے رسول! یقیناً ہم نے آپ کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی دی اور اس میں جنت کی نہر کوثر بھی ہے۔

② لہذا آپ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کریں کہ صرف اسی کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے نام پر ذبح کریں، مشرکین کے برعکس کہ وہ ذبح کے ذریعے سے اپنے بتوں کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

③ بلاشبہ آپ سے دشمنی رکھنے والا ہی ہر خیر اور بھلائی سے کٹا ہوا ہے۔ وہ ایسا بے نام و نشان ہے کہ اگر اس کا ذکر ہوا بھی تو برابری ہوگا۔

سورة الكافرون کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: کفر اور کافروں سے براءت و بیزاری۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: اے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والو!

② میں حال اور مستقبل کسی دور میں ان بتوں کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

نوٹ: ① اسلام میں امن کی بڑی اہمیت ہے۔ ② ریا کاری دلوں کی وہ بیماری ہے جو عمل کو برباد کر دیتی ہے۔ ③ نعمتوں کا شکر بجالانا ان میں اضافے کا باعث ہے۔ ④ نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب کے ہاں مقام و مرتبہ، اللہ تعالیٰ کا آپ کی حفاظت کرنا اور دنیا و آخرت میں آپ کو عزت و شرف سے نوازنا۔ ⑤ کافروں سے قطع تعلق کرنا چاہیے۔

وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۚ وَلَا

لَأَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۗ لَكُمْ دِينُكُمْ وَرَبِّي دِينِي ۚ

وَرَكْعَةُ الْفَلَاحِ تَبَارَكَ اسْمُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۚ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ

اللَّهِ أَفْوَاجًا ۚ قَسَبَ جَهَنَّمَ رَبِّكَ ۚ وَاسْتَغْفِرَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۚ

وَرَكْعَةُ الْفَلَاحِ تَبَارَكَ اسْمُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا

كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَآخَرَتِ ۚ وَأَمْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ

الْحَطَبِ ۚ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۚ

وَرَكْعَةُ الْفَلَاحِ تَبَارَكَ اسْمُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۚ وَ لَمْ

يُولَدْ ۚ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۚ 609

۳) نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

۴) اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو۔

۵) اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور وہ ہے ایک اللہ۔

۶) تمہارے لیے تمہارا دین ہے جسے تم نے خود اپنے لیے گھڑ لیا اور میرے لیے میرا دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا۔

سورۃ النصر مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ کو مدد اور رسالت کے اختتام پذیر ہونے کی بشارت۔

تفسیر: ۱) اے رسول! جب آپ کے دین کے لیے اللہ کی مدد آجائے اور وہ اس کو غالب کر دے اور مکہ فتح ہو جائے۔

۲) اور آپ دیکھیں کہ لوگ گروہ درگروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

۳) تو آپ جان لیں کہ یہ اس مشن کے پورا ہونے کے قریب ہونے کی علامت ہے جو آپ کو دے کر بھیجا گیا، لہذا آپ اس مدد اور فتح کی نعمت کے شکر کے طور پر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے بخشش مانگیں۔ بلاشبہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور انہیں بخش دیتا ہے۔

سورۃ اللہب مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ابولہب اور اس کی بیوی کی ناکامی کا بیان۔

تفسیر: ۱) نبی اکرم ﷺ کے چچا ابولہب بن عبدالمطلب کے اعمال کی ناکامی کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھ برباد ہو گئے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دیتا تھا اور اس کی یہ ساری کوششیں ضائع ہو گئیں۔

۲) کون سی چیز اس کے کام آئی، اس کا مال اور اس کی اولاد؟ وہ دونوں اس سے عذاب نال سکے نہ اس کے لیے رحمت لاسکے۔

۳) عنقریب قیامت کے دن وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا جس کی پیش اور گرمی جھیلے گا۔

۴) اور عنقریب اسی آگ میں اس کی بیوی ام جمیل بھی داخل ہوگی جو نبی اکرم ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھا کر آپ کو تکلیف دیتی تھی۔

۵) اس کی گردن میں مضبوطی ہوئی رسی ہوگی جس کے ساتھ اسے آگ کی طرف گھسیٹا جائے گا۔

سورۃ الاخلاص مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: کمال اور الوہیت میں اللہ تعالیٰ کا یکتا ہونا اور اولاد، والد اور ہمسرے سے پاک ہونا۔

تفسیر: ۱) اے رسول! کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہی الوہیت میں یکتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

۲) وہی ایسا سردار ہے جس پر کمال و جمال اور سرداری کی تمام صفات ختم ہو جاتی ہیں اور جس کا قصد تمام مخلوقات کرتی ہیں۔

۳) وہ جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے کسی نے جنم دیا، یعنی اس پاک ذات کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ باپ۔ ۴) اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی اس کا ہمسرہ ہے۔

فوائد: ۱) نعمتوں کا سامنا شکر سے کرنا چاہیے۔ ۲) سورۃ لہب نبوت کے دلائل میں سے ہے کیونکہ اس نے ابولہب کے بارے میں دو ٹوک بتایا کہ وہ کفر کی حالت میں مرے گا اور وہ دس سال بعد حالت کفر ہی میں مرا۔ ۳) کافروں کے نکاح قابل اعتبار ہیں۔ ۴) اللہ تعالیٰ کے لیے صفات کمال کا ثبوت اور اس سے ہر قسم کے نقص و عیب والی صفات کی نفی ہے۔

سُورَةُ الْفَلَقِ بِكَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ اِيَّاهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِۃِۙ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سُورَةُ الْاِنشَاءِ بِكَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ اِيَّاهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوسْوِسُ فِیْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶



سورة الفلق کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: شرارتوں اور برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں صبح کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

② ہر اس چیز کے شر سے جو مخلوقات میں سے تکلیف دیتی ہے۔

③ اور میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں ان برائیوں سے جو جانوروں اور چوروں کی صورت میں رات کو ظاہر ہوتی ہیں۔

④ اور میں ان جادوگر نیوں کے شر سے بھی اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آتا ہوں جو گمراہوں میں پھونکنے مارتی ہیں۔

⑤ اور میں اس کی پناہ میں آتا ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ ایسا کام کرے جس کی طرف اسے حسد لے جائے۔

سورة الناس کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی ترغیب۔

تفسیر: ① اے رسول! کہہ دیں: میں لوگوں کے رب کی حفاظت میں آتا ہوں اور اس کی پناہ مانگتا ہوں۔

② جو لوگوں کا مالک ہے، ان کے امور میں جیسے چاہے رد و بدل کرتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی مالک نہیں۔

③ وہی ان کا معبود برحق ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی سچا معبود نہیں۔

④ شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو انسان کو اس وقت وسوسے ڈالتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو اور جب انسان اس کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

⑤ وہ اپنے وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

⑥ اور وہ انسانوں میں سے بھی ہوتا ہے جس طرح جنوں میں سے ہوتا ہے۔

فوائد: جادو کا اثبات اور اس کے علاج کا ذریعہ اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

وسوسوں کا علاج اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شیطان سے اس کی پناہ طلب کرنے کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

سُورَاتُ كِي فَهْرَسْتْ

صفحہ نمبر	مقام نزول	نام سُورَت	نمبر شمار
396	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ	29
404	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الرُّومِ	30
411	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ لُقْمَانَ	31
415	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ السَّجْدَةِ	32
418	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْحَزَابِ	33
428	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ سَبَأِ	34
434	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ فَاطِرِ	35
440	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ يٰسِ	36
445	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الضُّحٰى	37
452	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ صٰ	38
458	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الزُّمَرِ	39
467	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْمُؤْمِنِ	40
477	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ حَمِّ السَّجْدَةِ	41
483	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الشُّوْرٰى	42
489	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الرَّحْرِفِ	43
495	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الدُّخَانِ	44
498	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْجَاثِيَةِ	45
502	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْاَحْقَافِ	46
506	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ مُحَمَّدٍ	47
511	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْفَتْحِ	48
515	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْحَجَرٰتِ	49
518	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ قٰ	50
520	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الدَّارِىٰتِ	51
523	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الطُّوْرِ	52
526	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ النَّجْمِ	53
528	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْقَمَرِ	54
531	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الرَّحْمٰنِ	55
534	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْوَاقِعَةِ	56

صفحہ نمبر	مقام نزول	نام سُورَت	نمبر شمار
1	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ	1
2	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْبَقَرَةِ	2
50	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ	3
77	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ النِّسَاءِ	4
106	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْمَائِدَةِ	5
128	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْاَنْعَامِ	6
151	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْاَعْرَافِ	7
177	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْاَنْفَالِ	8
187	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ التَّوْبَةِ	9
208	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ يُوْسُفَ	10
221	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ هُوْدٍ	11
235	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ يُوسُفَ	12
249	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الرَّعْدِ	13
255	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ	14
261	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْحَجْرِ	15
267	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ النَّحْلِ	16
282	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ بَنِي اِسْرٰءِيْلَ	17
293	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْكَهْفِ	18
305	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ مَرْيَمَ	19
312	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ طه	20
322	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ	21
331	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الْحَجِّ	22
342	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	23
350	مَدَنِيَّةٌ	سُورَةُ الزُّوْرِ	24
359	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْفُرْقَانِ	25
366	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الشُّعَرَاءِ	26
376	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ النَّمْلِ	27
385	مَكِّيَّةٌ	سُورَةُ الْقَصَصِ	28

نمبر شمار	نام سورت	مقام نزول	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام سورت	مقام نزول	صفحہ نمبر
86	سُورَةُ الطَّارِقِ	مَكِّيَّةٌ	596	57	سُورَةُ الْحَدِيدِ	مَدَنِيَّةٌ	537
87	سُورَةُ الْأَعْلَى	مَكِّيَّةٌ	597	58	سُورَةُ الْجَادَةِ	مَدَنِيَّةٌ	542
88	سُورَةُ الْغَاشِيَةِ	مَكِّيَّةٌ	597	59	سُورَةُ الْحَشْرِ	مَدَنِيَّةٌ	545
89	سُورَةُ الْفَجْرِ	مَكِّيَّةٌ	598	60	سُورَةُ الْمُنْتَحَنَةِ	مَدَنِيَّةٌ	549
90	سُورَةُ الْبَلَدِ	مَكِّيَّةٌ	600	61	سُورَةُ الصَّفِّ	مَدَنِيَّةٌ	551
91	سُورَةُ الشَّمْسِ	مَكِّيَّةٌ	600	62	سُورَةُ الْجُمُعَةِ	مَدَنِيَّةٌ	553
92	سُورَةُ الْبَيْلِ	مَكِّيَّةٌ	601	63	سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ	مَدَنِيَّةٌ	554
93	سُورَةُ الضُّحَى	مَكِّيَّةٌ	602	64	سُورَةُ التَّعَابِينِ	مَدَنِيَّةٌ	556
94	سُورَةُ الْمَنَشَقِّ	مَكِّيَّةٌ	602	65	سُورَةُ الطَّلَاقِ	مَدَنِيَّةٌ	558
95	سُورَةُ التِّينِ	مَكِّيَّةٌ	603	66	سُورَةُ التَّجْوِيدِ	مَدَنِيَّةٌ	560
96	سُورَةُ الْعَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	603	67	سُورَةُ الْمُلْكِ	مَكِّيَّةٌ	562
97	سُورَةُ الْقَدْرِ	مَكِّيَّةٌ	604	68	سُورَةُ الْقَلَمِ	مَكِّيَّةٌ	564
98	سُورَةُ الْبَيِّنَاتِ	مَدَنِيَّةٌ	604	69	سُورَةُ الْحَاقَّةِ	مَكِّيَّةٌ	567
99	سُورَةُ الزَّلْزَالِ	مَدَنِيَّةٌ	605	70	سُورَةُ الْعَارِجِ	مَكِّيَّةٌ	569
100	سُورَةُ الْعَدِيَّتِ	مَكِّيَّةٌ	605	71	سُورَةُ نُوحٍ	مَكِّيَّةٌ	571
101	سُورَةُ الْفَارِعَةِ	مَكِّيَّةٌ	606	72	سُورَةُ الْجِنِّ	مَكِّيَّةٌ	573
102	سُورَةُ التَّكْوِينِ	مَكِّيَّةٌ	606	73	سُورَةُ الْمُرْمِلِ	مَكِّيَّةٌ	577
103	سُورَةُ الْعَصْرِ	مَكِّيَّةٌ	607	74	سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ	مَكِّيَّةٌ	578
104	سُورَةُ الْهُدَى	مَكِّيَّةٌ	607	75	سُورَةُ الْقَيْبَةِ	مَكِّيَّةٌ	580
105	سُورَةُ الْفِيلِ	مَكِّيَّةٌ	607	76	سُورَةُ الدَّهْرِ	مَدَنِيَّةٌ	582
106	سُورَةُ قُرَيْشٍ	مَكِّيَّةٌ	608	77	سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ	مَكِّيَّةٌ	584
107	سُورَةُ الْبَاعُونَ	مَكِّيَّةٌ	608	78	سُورَةُ النَّبَاِ	مَكِّيَّةٌ	586
108	سُورَةُ الْكَوثرِ	مَكِّيَّةٌ	608	79	سُورَةُ النَّازِعَاتِ	مَكِّيَّةٌ	587
109	سُورَةُ الْكَافِرُونَ	مَكِّيَّةٌ	608	80	سُورَةُ عَبَسَ	مَكِّيَّةٌ	589
110	سُورَةُ النَّصْرِ	مَدَنِيَّةٌ	609	81	سُورَةُ التَّكْوِيْنِ	مَكِّيَّةٌ	590
111	سُورَةُ الْهَبِّ	مَكِّيَّةٌ	609	82	سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ	مَكِّيَّةٌ	591
112	سُورَةُ الْاِخْلَاصِ	مَكِّيَّةٌ	609	83	سُورَةُ الْاَطْفَالِ	مَكِّيَّةٌ	592
113	سُورَةُ الْفَلَقِ	مَكِّيَّةٌ	610	84	سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ	مَكِّيَّةٌ	594
114	سُورَةُ النَّاسِ	مَكِّيَّةٌ	610	85	سُورَةُ الْاَبْرَاجِ	مَكِّيَّةٌ	595